تیسرا ایڈیشن 2021ء

توشۂ حُجاج

حج وعمرہ کا شافعی طریقہ ☆ بچوں کا حج وعمرہ ☆ سفر میں نماز کے احکام ☆ نمازِ جنازہ کا طریقہ ☆ حج وعمرہ سے متعلق دعائیں

مُرَتِّب

مفتی اسحاق عبد الرّزّاق پٹیل

استاذ حدیث وفقہ دار العلوم اسلامیہ عربیہ تلوجہ، ممبئ

موبائل وواٹس ایپ نمبر: 9323358628

نظر فرمودہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ابرہیم صاحب مُدَّظِلّہُ العالی

حضرت اقدس مولانا محمد یاسین صاحب قاسمی مُدَّظِلّہُ العالی

ناشر

دار العلوم اسلامیہ عربیہ تلوجہ، نیو ممبئ، مہاراشٹرا

(تَلْبِيَه)

لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ

وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ

(بخاري:154)

فہرست

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ عَزَّوَجَلّ نے اس روئے زمین پر اپنے خلیل وذبیح علیہما الصّلاۃ والسّلام کے ہاتھوں مکہ مُکرَّمہ کی بابرکت وادی میں اپنا گھر تعمیر کروایا اور تَجلّیاتِ ربّانی کے اس مرکز کے حج وعمرہ کو اپنے بندوں پر فرض فرمایا، بانئ کعبہ نے بحکم الٰہی مقامِ ابراہیم پر کھڑے ہو کر اس کا اعلان فرمایا اور اس ندائے ابراہیمی پر لبّیک کہنے والے سعادت مند نفوس کا قافلہ جوق درجوق ہمہ وقت سوئے کعبہ رواں دواں ہے اور تاقیامت رہے گا، والہانہ ربِ جلیل کے بیتِ عظیم کے زائرین کے لئے جذبۂ عشق ومحبت کی حسبِ مطلوب تکمیل کے لئے کتاب وسنت کی رہبری ضروری ہے، لہذا اسی مقصد کے پیش نظر عزیزم مفتی اسحاق صاحب سلّمہ نے یہ رسالہ **"توشۂ حجاج"** زائرین کی خدمت میں پیش

کیا ہے تاکہ ارکان و مناسک صحیح نہج سے ادا ہوں، اور اپنے جذباتِ دروں کے لئے الفاظ کا موزوں جامہ اذکار وادعیہ کی شکل میں فراہم ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس کوشش کو از حد قبول فرمائے اور نفع کو عام و تام فرمائے (آمین)

محمد ابرہیم بن علی خطیب

خادمِ تدریس جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن 13/5/34ھ

تقریظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم أما بعد:

زیرِ نظر کتاب توشئہ حجاج واقعۃً اسم با مسمیٰ ہے ، عزیزم مفتی اسحاق صاحب نے اپنی بہترین کاوشوں کے ساتھ مختلف کتابوں کی مراجَعت کے بعد اس کتاب کو مرتب کیا اور بہت ہی مختصر اورآسان ترین اور جلدی سے سمجھ میں آنے والی زبان کو استعمال کیا اورروزمرّہ کے جدید مسائل کو بھی بڑے خوشنما انداز میں پیش کیا واقعۃً یہ حجاج کرام کیلئے بہترین توشہ ہے، اللہ انکی کوششوں کو بارآور فرمائے اوران کیلئے اور ہمارے لئے بھی آخرت کا توشہ بنائے۔ مَتَّعَنَا اللّٰہُ بِعُلُومِہٖ.(آمین)

بندہ محمد یاسین، تلوجہ

حرف آغاز

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین أما بعد:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے(مسلم:55)اور عام مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر خیر خواہی کیا ہو سکتی ہے کہ ان کی دینی رہنمائی کی جائے، حج اور عمرہ اسلام کے بہت ہی اہم ارکان میں سے ہیں جن کی ادائیگی آدمی کو گناہوں سے ایسا پاک وصاف کر دیتی ہے گویا کہ وہ ابھی ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو نیز مقبول حج کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں ہے، اسی لئے اس کتاب میں حج وعمرہ اور اس سے متعلق دعاؤں اور سفر وغیرہ کے مسائل بہت ہی آسان وسادہ انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ یہ اہم عبادتیں صحیح ادا ہو سکے اور حاجی حج مبرور کی سعادت

حاصل کرتے ہوئے اپنے گھر لوٹے، ورنہ اتنی بڑی عبادت جس کا موقع بڑی مشکل سے ہاتھ آتا ہے، مسائل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں کہ حج و عمرہ کا درست ہونا بھی مشکل ہو جاتا ہے، خود اللہ کے رسول ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر صحابہ کِرام رضوانُ اللہِ علیہم اجمعین کو حج کے مسائل سیکھنے کی ترغیب دی ہے۔ (مسلم:1297)۔

اللہ سے دعا ہے کہ اس چھوٹے سے کتابچہ کو قبول فرما کر اسے والدین اساتذہ اور دیگر رشتہ داروں اور کتاب کے مُعاوِنین کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ آمین۔

محمد اسحاق عبد الرزاق پٹیل

23 / جُمادَی الاُولٰی 1441ھ

18 / جنوری 2020ء

حج وعمرہ کی فضیلت

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور مقبول حج کا بدلہ جنت ہے۔ (بخاری: 1773، مسلم: 1349)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس گھر یعنی کعبۃُ اللہ کا حج کیا اور کوئی فحش اور بیہودہ بات نہیں کی اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام کیا تو اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو گا جیسے آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ (بخاری: 1521، مسلم: 1350)

(3) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ ایک کے بعد دوسرے کو ادا کرو اس لیے کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹّی لوہے، سونے اور

چاندی کے میل کو مٹا دیتی ہے۔(ترمذی:810)
(4)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:جو شخص حج کرنے کے لیے نکلے اور اس کا انتقال ہو جائے تو قیامت تک اس کے لئے حاجی کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور جو شخص عمرہ کرنے کے لئے نکلے اور اس کا انتقال ہو جائے تو قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔(مُسْنَد اَبی یَعْلیٰ:101)

رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں کیا ہوا عمرہ (ثواب میں) حج کے برابر ہے، یا یہ فرمایا کہ میرے ساتھ کئے ہوئے حج کے برابر ہے۔(بخاری : 1782، 1863 مسلم:1256).

حج وعمرہ کے سفر کے آداب

(1)سب سے پہلے کسی معتبر اور دیندار شخص سے مشورہ کرنا۔

(2)اللہ سے استخارہ کرنا، واضح ہو کہ استخارہ حج وعمرہ کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں نہیں ہے، کیونکہ حج وعمرہ فرض ہو گیا تو کرنا ضروری ہے البتہ استخارہ حج وعمرہ کے وقت اور ترتیب کیلئے ہے کہ کونسا وقت اور کیا ترتیب مناسب رہے گی۔

(3)تمام گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کرنا۔

(4)کسی پر ظلم کیا ہو تو معاف کرانا۔

(5)قرضہ ادا کرنے کا وقت ہو چکا ہو تو اسے ادا کرنا یا قرض دینے والے سے مہلت مانگنا۔

(6)جن لوگوں کا نَفَقَہ واجب ہے مثلاً بیوی، چھوٹے بچے اور تنگدست والدین ان کے خرچ کا انتظام کرنا۔

(7)وصیت نامہ لکھ کر اس پر گواہ رکھنا۔
(8) والدین، دیگر رشتہ دار، پڑوسیوں اور دوست واحباب کو راضی اور خوش کر کے جانا۔
(9)شوہر کا بیوی کے ساتھ حج وعمرہ کے لئے جانا۔
(10)خالص حلال مال کو اس میں لگانا، حرام مال سے حج وعمرہ کا فریضہ ادا ہو جائے گا لیکن قبول نہیں ہو گا اور حدیث میں جو ثواب بیان کیا گیا ہے وہ بھی حاصل نہ ہو گا۔
(11) کچھ زائد خرچ ساتھ میں لینا تاکہ ضرورت مندوں کی مدد کر سکے، جس کے سبب اللہ بھی اس کی مدد کرتے رہیں گے۔
(12)تمام کاموں میں شان وشوکت کے بجائے تواضع اور انکساری کو ملحوظ رکھنا، کھانے پینے میں زیادہ باریکی سے کام نہ لینا۔
(13)سفر میں اپنے ساتھیوں کا مکمل خیال کرنا کسی کی ذات سے کچھ تکلیف پہنچے تو درگزر کرنا، جھگڑا اور غصہ کرنے کے بجائے صبر و تحمل

سے کام لینا۔

(14)اخلاص کے ساتھ اس فریضہ کو انجام دینا کہ اللہ خوش ہو جائے، دِکھلا وا اور شہرت کا خیال نہ رکھنا۔

(15)گھر سے نکلنے کا ارادہ ہو تو دو رکعت پڑھنا، مُطعِم بن مِقدادؓ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سفر کے وقت کی یہ دو رکعت گھر والوں کے حق میں بہترین تحفہ ہے۔ (مُصَنَّف ابنِ اَبِی شَیْبَہ:4879)

(16)"بِاسْمِ اللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" یہ اور اسکے علاوہ دعائیں جنکا بیان صفحہ 141 پر آرہا ہے انہیں پڑھ کر گھر سے نکلنا۔

(17)سفر میں نمازوں کی پابندی کا خیال رکھنا، ہو سکے تو انہیں جماعت کے ساتھ پڑھنا، البتہ سفر میں جماعت کی تاکید کم ہے، سنت نمازوں کو بھی حسب سہولت پڑھنا۔

(18)سارے سفر میں اپنے لئے، اپنے والدین، دوست واحباب اور تمام مسلمانوں کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی کیلئے بکثرت دعا کرنا، کیونکہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین لوگوں کی دعا کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں: باپ کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی بَدُ دعا۔(ابو داؤد:1536)

(19)مسائل اور دعا وغیرہ کی کتابوں کو سفر میں اپنے ساتھ رکھنا۔

(20)حج وعمرہ کے سفر سے کچھ روز پہلے چلَت پھِرت اور دوڑ وغیرہ کے ذریعہ بدن کی ورزش کرنا، البتہ عین حج سے بالکل قریب وقت میں زیادہ نہ تھکے تاکہ حج کے اعمال بسہولت ادا ہو سکیں۔(مُلَخَّص از حاشیۃ الاِیضاح:ص/21)۔

عمرہ کا بیان

عمرہ کا حکم

صاحب حیثیت شخص پر حج کی طرح عمرہ بھی زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے، لہذا جو خود مکہ جاسکتا ہو اس پر خود مکہ جانا واجب ہے اور جو خود نہیں جاسکتا جیسے ایسا بیمار جسکے اچھا ہونے کی امید نہ ہو یا ایسا بوڑھا آدمی جسکے لئے سفر بہت دشوار ہو اور انکے پاس مال ہو تو ایسے شخص کے ذریعہ اپنا حج و عمرہ کرانا واجب ہے جس نے اپنا حج و عمرہ ادا کیا ہو اور انکے لئے سنت حج و عمرہ میں بھی ایسے شخص کو اپنا نائب بنانا جائز ہے۔

(مسئلہ) کوئی تندرست شخص دوسرے کو اپنا حج و عمرہ کا نائب نہیں بناسکتا۔

(مسئلہ) مرد عورت کو اور عورت مرد کو اپنا نائب بناسکتے ہیں۔

(مسئلہ) کسی شخص پر حج و عمرہ فرض ہوا ہو اور ادا کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے وراثت میں اگر اتنا مال ہے کہ جس میں حج و عمرہ کیا جاسکتا ہے تو اس کی طرف سے حج عمرہ کرنا فرض ہے، گرچہ اس نے اس کی وصیت نہ کی ہو اور حج عمرہ کے بقدر مال کو چھوڑ کر وراثت تقسیم کی جائے گی۔ (حاشیۃ الإیضاح:۴۲۰، عمدۃ المفتی والمستفتی ۱/۳۰۷:)

عمرہ کے ارکان

عمرہ کے ارکان پانچ ہیں: جنکے بغیر عمرہ ادا نہ ہو گا۔

(1) عمرہ کے احرام کی نیت کرنا۔

(2) طواف کرنا۔

(3) صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(4) بالوں کا صاف کرنا یا کترنا۔

(5) ترتیب۔

عمرہ کا مختصر طریقہ

عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرلیں، اس کے بعد احرام کی نیت سے دو رکعت سنت نماز پڑھیں، پھر مِیقات کو پار کرنے سے پہلے عمرہ کی نیت کریں، اس کے بعد مکہ پہنچ کر طواف کریں یعنی کعبۃُ اللہ کے اردِگرد سات چکّر لگائیں، بعدِ طواف مقام ابراہیم کے پیچھے آکر دو رکعت نماز سنت کی نیت سے پڑھ لیں، طواف و نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر صفا مروہ کے درمیان سعی یعنی سات چکر لگائیں، اس کے بعد بالوں کو صاف کرائیں یا کترائیں، اسی ترتیب پر عمرہ ادا کرنا ضروری ہے۔

عمرہ کے اعمال کی تفصیل

عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے سب سے پہلے غسل کرنا سنت ہے غسل سے پہلے بغل، زیرِناف بالوں کو دور کرے، ناخن اور مونچھ

تراشے۔

احرام کے غسل کی نیت

"میں اللہ کے لئے احرام کا سنت غسل کرتا ہوں"۔

عمرہ کی نیت سے پہلے خوشبو یا تیل لگانا

وضو اور غسل سے فارغ ہونے کے بعد بدن کو خوشبو لگانا سنت ہے۔ (بخاری:1538)، بہتر ہے کہ احرام کے کپڑوں کو خوشبو نہ لگائے (الایضاح:۱۵۰) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اقتداء میں عورتوں کے لئے بھی خوشبو لگانا سنت ہے۔(مغنی المحتاج: 1/ 637)اسی طرح نیت سے پہلے سر کے بالوں میں تیل لگانا بھی جائز ہے، پھر دو رکعت احرام کی نیت سے ادا کرے۔

احرام کی نماز کی نیت

سنت نماز پڑھتا ہوں احرام کی دو رکعت قبلہ رخ ہو کر ادا کرتا ہوں اللہ کے واسطے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**.

احرام کی نماز میں کونسی سورتیں پڑھیں

احرام کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد "قُلْ يَآأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" اور دوسری رکعت میں "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھنا سنت ہے۔

احرام کی نماز کہاں اور کب پڑھیں

مردوں کے لئے احرام کی نماز مسجد میں پڑھنا سنت ہے اور مسجد کے علاوہ گھر یا ائیرپورٹ وغیرہ میں بھی پڑھنا جائز ہے، البتہ اسے مکروہ وقت میں نہ پڑھیں۔ احرام کی چادروں کے علاوہ سادے کپڑوں میں بھی احرام کی نماز پڑھ سکتے ہیں، اس لئے کہ احرام کی پابندیاں نیت کے بعد لگتی ہیں جبکہ اِس وقت صرف نماز پڑھنا ہے اور عمرہ کی نیت ہوائی جہاز فضا میں بلند ہونے کے بعد کرنی ہے۔

(1) پہلا رکن: نیت

عمرہ کی نیت کب کریں

بہتر ہیکہ عمرہ کی نیت ہوائی جہاز کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کریں، ورنہ کم از کم ہندوستان کی مِیقات (یَلَمْلَمُ) کے گزرنے سے پہلے پہلے کریں، جو جِدّہ سے تقریبا 15 یا 20 منٹ پہلے آتی ہے۔ اگر کوئی پہلے مدینہ منورہ جائے تو وہ عمرہ کیلئے ذوالحلیفہ سے احرام باندھے، ذوالحلیفہ مدینہ سے سات یا آٹھ کلو میٹر ہے۔ (الایضاح: ۱۵۲)

عمرہ کی نیت کیسے کریں

نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى. (**میں فرض عمرہ کی نیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا احرام باندھتا ہوں**) اور جو ایک یا ایک سے زیادہ عمرے کر چکا ہو وہ سنت عمرہ کی نیت کرے، نیز اس بات کی بھی نیت کرے کہ اگر عمرہ پورا کرنے سے پہلے کوئی رکاوٹ پیش آئے تو میں احرام کھول دونگا۔ (دل سے نیت کرنا فرض

ہے اور زبان سے ادا کرنا سنت ہے)۔

عمرہ کی نیت کے بعد کیا پڑھیں

عمرہ کی نیت کے بعد پہلی مرتبہ تلبیہ اس طرح پڑھے:
"لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ بِعُمْرَةٍ ، لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ، لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاشَرِیْكَ لَكَ"، پھر درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ. (اے اللہ میں تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور تیری ناراضگی اور جہنم سے پناہ چاہتا ہوں) اسی کے ساتھ دوسری دعائیں کریں جو یاد ہوں، اپنی زبان میں بھی دعائیں کرسکتے ہیں اور پھر اسکے بعد بلند آواز سے زیادہ سے زیادہ تلبیہ یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ الخ پڑھتے رہیں، اگر کسی نمازی یا سونے والے کو تکلیف ہو رہی ہو تو آہستہ پڑھے، عورتیں آہستہ آواز سے پڑھیں۔

عمرہ کی نیت کے وقت وضو کا ہونا

عمرہ کے احرام کی نیت کے وقت باوضو ہونا شرط نہیں ہے، اسی لئے عورت بھی ناپاکی (حیض) کی حالت میں عمرہ کی نیت کر سکتی ہے۔ (النہایۃ:۳/۲۷۸)

دوسرے کی طرف سے عمرہ کی نیت

"میں فلاں کی طرف سے عمرہ کی نیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا احرام باندھتا ہوں۔ "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ بِعُمْرَةٍ عَنْ فُلاَنٍ، لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاشَرِيْكَ لَكَ"۔"(دونوں جگہ فلاں کی جگہ اس شخص کا نام لے)۔

مکہ سے عمرہ کرنے والا نیت کہاں سے کرے۔

اگر کوئی شخص حرمِ مکہ ہی سے عمرہ کرنا چاہے تو یہ شخص حرم سے باہر جعرّانہ یا تَنعِیم (مسجدِ عائشہ) یا حُدَیبِیَہ آکر احرام کی دو رکعت

ادا کر کے عمرہ کی نیت کرے گا، البتہ مقام جِعرّانہ جا کر عمرہ کی نیت کرنا افضل ہے۔ (الاِیضاح: ۴۲۲)

(2) دوسرا رکن: طواف

طواف کی نیت: "میں اللہ کے لئے عمرہ کے طواف کی نیت کرتا ہوں"

طواف کی صورت

طواف کرنے کی صورت یہ ہے کہ پہلے مَطاف (طواف کی جگہ) میں اترتے ہی طواف سے پہلے مَرد سیدھا کاندھا کھلا رکھے اور تلبیہ پڑھنا بند کر دے اور حَجر اسود کی طرف سینہ کر کے کھڑے ہو اور طواف کی نیت کرے، پھر سیدھا ہاتھ اٹھا کر **بِسۡمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكۡبَرُ** کہے، اگر سینہ کرنا ممکن نہ بھی ہو تو صرف ہاتھ سے اس جانب اشارہ کر کے ہاتھ کو بوسہ لے۔ (آج کل چونکہ حجر اسود کو عِطر لگایا جاتا ہے، اس لئے حالتِ احرام میں اسے نہ بوسہ دے اور نہ ہی چھوئے بلکہ صرف ہاتھ سے اشارہ کرے اور ہاتھ کو بوسہ دے)، پھر اپنا بایاں

کاندھا کعبہ کی طرف کرتے ہوئے اس کے چاروں طرف باوضو سات چکّر لگائے، ہر چکّر میں جب حجر اسود کے مقابل آئے تو اسکی طرف سینہ کر کے ایک ہاتھ سے اشارہ کرنا اور ہاتھ کو بوسہ دینا سنت ہے، پہلے تین پھیروں میں رَمُل یعنی قدم کو قریب قریب رکھتے ہوئے تیز چلے اور بقیہ چار چکروں میں عام رفتار سے چلے، ساتوں چکّروں میں سیدھا کاندھا کھلا رکھے۔

طواف کے دوران کیا پڑھیں

طواف کے شروع میں حجر اسود کا استلام کے وقت یہ کہے: بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَکْبَرُ، اَللّٰھُمَّ اِیمَاناً بِكَ وَتَصْدِیقاً بِکِتَابِكَ وَوَفَاءًا بِعَھْدِكَ وَاتِّبَاعاً لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

طواف میں جب بھی حجر اسود کے سامنے آئیں تو یہی دعا پڑھے۔

پہلے تین چکر میں یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا عُمْرَةً مَبْرُوْرَةً، وَذَنْباً مَغْفُوْراً وَسَعْیاً

مَشْكُوراً، وَعَمَلاً مَقْبُولاً، وَتِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ يا عَزِيزُ يا غَفُورُ.

بقیہ چار چکروں میں یہ پڑھے

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ، وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(**تنبیہ**) اس دعا کے ساتھ مزید وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ کا اضافہ نہ کریں، اسلئے کہ یہ سنت سے ثابت نہیں ہے، نیز طواف و سعی کے ہر ہر چکر کی الگ سے دعا بھی ثابت نہیں ہے۔

(**تنبیہ**) رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان تلاوت اور دوسرے ذکر

کو بھی روک کر صرف رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیا حَسَنَۃً الخ والی ہی دعا پڑھے، مکمل طواف میں بھی یہ دعا پڑھ سکتے ہیں۔

(فائدہ) طواف کے دوران زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کریں، دعا میں مسلسل مشغول رہیں، (عربی کے علاوہ اپنی زبان میں بھی دعا کر سکتے ہیں) اَمر بِالمعروف و نَہِی عَنِ المُنکَر یا کوئی مختصر علمی بات کے علاوہ کوئی گفتگو نہ کرے، کسی ناجائز جگہ نظر پڑنے سے پوری طرح احتیاط برتے، مختلف کمی، کمزوری اور لاعلمی میں مُبتلا لوگ نظر آئینگے، تب بھی اپنے دل و دماغ اور نگاہ میں کسی کو بھی ذرّہ برابر حقیر نہ سمجھیں۔

(مسئلہ) حج و عمرہ کے علاوہ سنت طواف کی نیت اسطرح کرنا ضروری ہے: **"میں اللہ کے لئے سنت طواف کرتا ہوں"**۔ (دل سے نیت کرنا فرض ہے اور زبان سے ادا کرنا سنت ہے)۔ (الایضاح:250)

حجر اسود کی طرف سینہ کرتے ہوئے آگے نہ بڑھنا

حجر اسود کی طرف سینہ کرتے ہوئے ہر گز آگے نہ بڑھیں، بلکہ حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد جگہ ہی پر مُڑ جائیں اور بایاں کاندھا کعبہ کی طرف کر کے آگے بڑھیں ورنہ آپ کا طواف نہیں ہو گا، آج کل عموماً لوگ ہر چکر میں حجر اسود کی طرف رخ کرتے وقت لوگوں کے دھکّوں یا اپنی ناواقفیت کی وجہ سے اسی حالت میں آگے بڑھ جاتے ہیں پھر گھومتے ہیں، اس حالت میں وہ چکر شمار نہ ہو گا، لہذا اگر آگے بڑھ جائے تو فوراً پیچھے ہٹ جائیں ورنہ ایک چکر زیادہ کریں۔

طواف کے بغیر محض حجر اسود کا بوسہ

طواف کے بغیر محض حجر اسود کا بوسہ ثابت نہیں ہے، طواف کے ہر چکر کے وقت بوسہ دینا مستحب ہے، بہت سارے حضرات طواف کے بغیر محض بوسہ دینے کے لئے نمبر لگاتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔(شرح مسلم:۱۲۷۰)

(مسئلہ) دورانِ طواف یا سعی اگر تعداد میں شک ہو تو کم پر عمل کرنا ضروری ہے۔(مجموع:۸/۲۱)
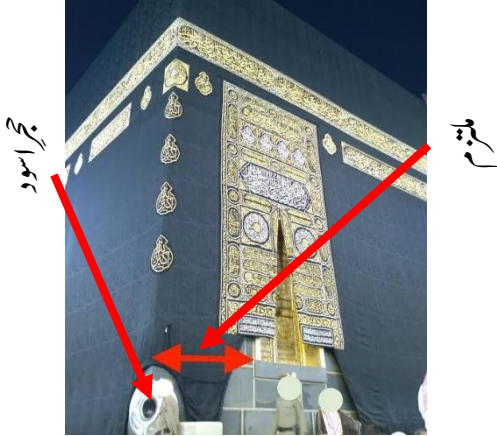
رکن یمانی کا استلام

رکن یمانی کو بوسہ نہ دیں بلکہ اسے بغیر تکبیر کہے ہوئے ہاتھ سے چھوئے یا اشارہ کریں۔(حاکم:1676)اور ہاتھ کو بوسہ دیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک رکن یمانی اور حجر اسود کو چھونا گناہوں کو مٹاتا

ہے۔(احمد:5621) لیکن حالتِ احرام میں رکنِ یمانی کو بھی ہاتھ نہ لگائے اسلئے کہ یہاں بھی خوشبو لگائی جاتی ہے۔(شرح مسلم:1270)
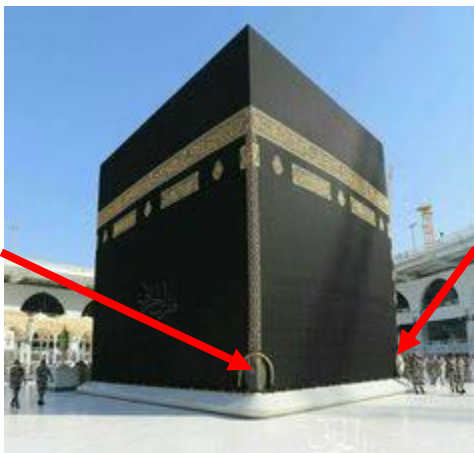
رکن یمانی

حجر اسود

طواف وغیرہ میں اجنبیہ عورت کو چھونا

دورانِ طواف یا بھیڑ کے مقامات میں بیوی یا اجنبیہ عورت کو ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ بغیر ارادہ وبغیر شہوت لگ جائے تو وضو نہیں ٹوٹے

گا۔(شافعی فقہی سیمینار:2019عیسوی)

عورت کا طواف میں موزے(Socks) پہننا

طواف کے دوران عورتیں چہرہ اور ہتھیلی کے علاوہ پورا بدن چھپائے رکھیں، یہاں تک کہ پیروں میں موزے(Socks) پہنیں، اور سر کا ایک بال بھی دکھائی نہ دے؛اسلئے کہ طواف میں نماز کی طرح سَتر لازم ہے۔(النھایۃ:۳/۲۷۸)

طواف میں کھانے پینے کا حکم

طواف میں کھانا مکروہ ہے ،االبتہ پینا مکروہ نہیں ہے۔(قلائد الخرائد:۱/۲۶۷)

وھیل چیئر پر بٹھا کر طواف وسعی کرانا یا خود کرنا

اگر کسی بیمار یا بوڑھے یا بچہ کو طواف وسعی وھیل چیئر پر کرائے جائے تو بیک وقت دونوں (وہیل چیئر والے اور دھکیلنے والے) کی طرف سے ادا ہو جائیں گے، اگر کندھے یا گود میں بٹھا کر کرائے

جائیں تو جس کی نیت کرے اس کی طرف سے ادا ہونگے، اگر دونوں کی نیت کرے تو صرف اٹھانے والے کی طرف سے ادا ہونگے ۔ (منہاج الطالبین ١/٨٧)

(تنبیہ) بغیر عذر کے وھیل چیئر پر طواف وسعی کرنا مکروہ ہے۔ (المغنی:2/247)

دورانِ طواف استنجاء وغیرہ کے لئے جانا

دورانِ طواف استنجاء یا فرض نماز کی جماعت شروع ہونے یا کسی اور ضرورت سے چلے جانے کی وجہ سے تاخیر زیادہ ہو تو افضل ہے کہ دوبارہ طواف ابتدا سے کرے، لیکن پہلے پر بِنا کرنا بھی صحیح ہے مثلاً چار چکر کے بعد استنجاء کے لئے گیا تو اب بقیہ تین چکر لگانا بھی کافی ہو گا۔ (الإیضاح:٢٧٣)

(مسئلہ) طواف شروع کرنے کے بعد بغیر عذر اسے مکمل نہ کرنا مکروہ ہے۔(الإیضاح:٢٧٣٤)

طواف کے بعد کی نماز

طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے، اگر وہاں ممکن نہ ہو تو حطیم میں ورنہ مسجد حرام میں یا کسی بھی جگہ حرم یا حرم کے علاوہ میں پڑھ سکتے ہیں، اس نماز کیلئے کوئی وقت اور جگہ متعین نہیں ہے، نماز چاہے طواف کے بعد کی ہو یا کوئی اور ہر نماز میں کاندھے کو ڈھانک کر نماز پڑھیں۔ (حاشیۃ الجمل ۴/۱۱۵)

نماز کی نیت: سنت نماز پڑھتا ہوں طواف کی دو رکعت قبلہ رخ ہو کر اللہ کے واسطے اَللّٰہُ اَکْبَرُ. پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں "قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ" پڑھنا سنت ہے۔

طواف کی نماز رات میں پڑھے تو بلند آواز سے تلاوت کرے اور اگر دن میں پڑھے تو آہستہ پڑھے۔ (المغنی:2/253)

طواف کی نماز کے بعد خوب گڑ گڑا کر اللہ سے دعا کرے، اس کے بعد پیٹ بھر کر زمزم پیئے اور بعد میں سعی کرے۔
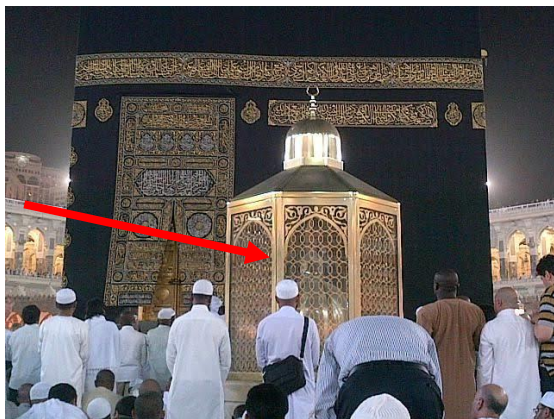
ایک وقت میں ایک سے زائد طواف کرنا

اگر کوئی ایک ہی وقت میں ایک سے زائد طواف کرنا چاہے تو کر سکتا ہے البتہ طواف کے بعد کی نماز یا تو ہر طواف کے بعد دو رکعت پڑھ لے، یہ زیادہ اچھا ہے یا تمام طوافوں کے بعد ہر طواف کے لئے

دو رکعت پڑھے اور اگر ہر طواف کی دو رکعت نہ پڑھتے ہوئے تمام طوافوں کے طرف سے صرف دو رکعت پڑھ لے تب بھی چل جائے گا۔(الإیضاح:۲۷۹)

مکروہ وقت میں طواف کی نماز

طواف کی نماز مکروہ وقت میں بھی پڑھنا جائز ہے، اسلئے کہ مکہ میں شوافع کے نزدیک کوئی بھی وقت مکروہ نہیں، جیسے کہ حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے بَنِی عَبْدِ مَناف دن یا رات کسی وقت میں کوئی اس گھر کا طواف کرے یا نماز پڑھے تو اسے مت روکو۔ (ابوداود:1894)(روضۃ الطالبین:۱/ ۱۹۴)

(مسئلہ) مقامِ ابراہیم کو چھونا اور اسے بوسہ دینا بدعت ہے، نیز کعبہ کے پردہ کو چومنا بھی شریعت و سنت کے خلاف ہے۔(فتاوی ابن باز:17/ 221)

دورانِ طواف حطیم میں داخل ہونا

دورانِ طواف حطیم کے اندر داخل نہ ہوں اور نہ ہی اس پر ہاتھ رکھ کر طواف کریں بلکہ اس کے باہر سے طواف کریں اسلئے کہ حطیم کعبہ ہی کا حصہ ہے اور طواف کعبہ کے باہر سے کیا جاتا ہے۔

(الایضاح:۲۵۵)
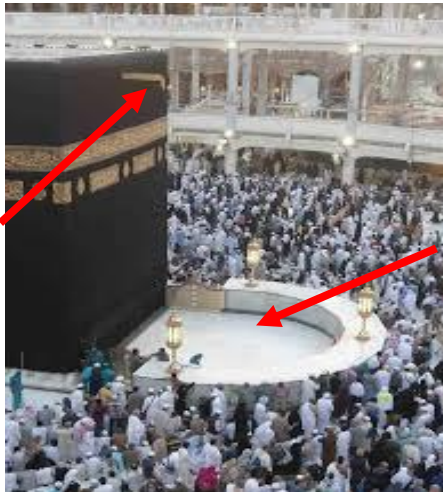
(مسئلہ) فرض طواف کے علاوہ دیگر سنت طواف کرتے وقت حطیم میں بکثرت داخل ہو، اسی طرح اسمیں بنے ہوئے میزابِ رحمت (کعبہ کی چھت پر سونے کا ایک پَرنالہ بنا ہوا ہے) کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے۔(حاشیۃ الجمل: ۲/۴۳۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا چاہتی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم میں داخل کرادیا اور فرمایا کہ اگر بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا چاہتی ہے تو حطیم میں نماز پڑھ لے، وہ بیت اللہ کا ہی ایک حصہ ہے۔(ترمذی:876)

(مسئلہ) اگر کوئی دوران طواف حطیم میں داخل ہو یا شاذروان پر چڑھ کر چکر لگائے تو اس کا یہ چکر شمار نہ ہوگا، ہاں اگر حطیم میں جس جگہ سے داخل ہوا تھا اسی جگہ سے باہر نکلے یا شاذروان سے جتنا آگے بڑھا تھا اتنا نیچے اتر کر پیچھے ہو جائے تو چکر شمار ہوگا۔(حاشیۃ الجمل: ۲/۴۳۹)

شاذروان

(3)تیسرا رکن:صفامروہ کے درمیان سعی

سعی کا طریقہ یہ ہے کہ طواف و نماز سے فارغ ہونے کے بعد حجر اسود کا استلام کر کے ہاتھ کو بوسہ دے پھر سعی کے لئے صفا پہاڑی پر اس طرح کھڑا ہو کہ کعبۃُ اللہ نظر آجائے، اور تکبیر و تہلیل کے کلمات پڑھ کر دعا کریں، سعی کے لئے طواف کی طرح نیت نہیں ہے، پھر سعی شروع کریں، اور سعی کے پہلے چکر میں یہ پڑھے: إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ اور سعی کے دوران یہ دعا پڑھے: رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ، وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ،

اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اگر قرآن کی تلاوت کریں تو افضل ہے۔

دو سبز بتیوں کے درمیان مرد حضرات دوڑیں اور عورتیں عام رفتار سے ہی چلیں، مروہ پر پہنچنے کے بعد کعبۃُ اللہ کی طرف رخ کر کے وہی تکبیر و تہلیل پڑھیں جو صفا پر پڑھی تھی، اور دعا کریں، اسی طرح پھر مروہ سے صفا پر جائیں تو آپ کا دوسرا چکر پورا ہو گا، اس طرح آخری (ساتواں) چکر مروہ پر پورا ہو گا۔ (روضۃ الطالبین ۳/۸۹:)

(مسئلہ) عام طوافوں میں آٹھواں استلام نہیں کرنا ہے۔

(مسئلہ) سعی کے لئے وضو سنت ہے۔

(مسئلہ) سعی کے لئے طواف کی طرح ساتوں چکروں میں کاندھا کھلا رکھیں۔ (المنہاج: ۱/ ۸۷)

(مسئلہ) سعی کے بعد نماز نہیں ہے۔ (الایضاح: ۳۰۷)

صفا مروۃ اور اوپر کی جانب سبز بتیاں

(4)چوتھا رکن: بالوں کو صاف کرانا یا چھوٹے کرنا

سعی کے سات چکروں سے فارغ ہونے کے بعد سر کے بالوں کو صاف کرانا یا چھوٹے کرنا ضروری ہے، البتہ بالوں کو صاف کرنا افضل ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال صاف کرنے والوں کے حق میں تین مرتبہ ان پر رحم کی، اور چھوٹے کرنے والوں کیلئے ایک مرتبہ رحم کی دعا کی۔ (بخاری:۱۷۲۷) مگر ح

کے دن بالکل قریب ہوں تو اس وقت چھوٹے کرائیں اور حج کے دن صاف کرے، اگر سر میں بال نہ ہوں تو صرف اُسترہ گھمانا سنت ہے، تاکہ بال صاف کرنے والے کی مُشابہَت ہو جائے، اس صورت میں مونچھ یا داڑھی کے چند بال کاٹنا بھی کافی ہے۔(الاِیضاح:۳۸۸)

(مسئلہ) اگر مکمل بال صاف نہیں کرنا ہے تو کم از کم تین بال یا کچھ حصہ کاٹنا ضروری ہے۔(الاِیضاح:۳۸۶)

(مسئلہ) عورتیں اپنے سر کے بالوں کی چوٹی سے ایک پَورے کے بقدر بال کاٹیں گی۔(الاِیضاح:۳۹۰)

(مسئلہ) سر کے بال خود بھی صاف کر سکتا ہے اور دوسرا ایسا شخص جو خود احرام کی حالت میں ہے، دوسرے کے بال صاف کر سکتا ہے۔

(مسئلہ) بال صاف کراتے وقت خوشبودار صابن یا خوشبودار پانی استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

(5)پانچواں رکن:ترتیب

اوپر ذکر کئے گئے طریقہ کے مطابق ہی عمرہ کے ارکان کو ترتیب وار ادا کرنا ضروری ہے یعنی سب سے پہلے نیت پھر طواف پھر سعی اس کے بعد بال صاف کرنا یا کترنا، ان میں کسی رکن کو آگے پیچھے نہ کریں۔

حالتِ احرام کی پابندیاں

(1)مرد کے لئے بدن کو گھیرنے والی چیز پہننا جائز نہیں جیسے کُرتا، پاجامہ، چڈّی (Underwear)، بَنیان موزے، سوئیٹر، لنگوٹ، ہاتھ پیر کے سوجن کا پٹّا اور کاندھے پر احرام کی چادر روک کے رکھنے کیلئے بٹن یا پِنگ لگانا جائز نہیں ہے، البتہ گھڑی،انگوٹھی، چشمہ اور کمر بیلٹ پہننا جائز ہے۔

(2) مرد کے لئے ٹوپی، عمامہ اور رومال وغیرہ سے سر ڈھانکنا جائز نہیں، سونے کی حالت میں اس بات کا خیال رہے کہ چادر سے سر نہ ڈھکے البتہ نیند کی حالت میں خود بخود چادر سر پر چلی جائے تو معاف ہے، اسی طرح چھتری یا ہاتھ سر پر رکھے یا سر پر زخم کی پٹی لگی ہو اور اس سے کچھ سر یا مکمل سر ڈھک جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(3)عورت کے لئے چہرے پر نِقاب ڈالنا اور ہاتھ میں دَستانے پہننا

جائز نہیں، لیکن عورت کیپ استعمال کر کے اس کے اوپر نِقاب لے سکتی ہے، پھر اگر بِلا اختیار کپڑا چہرے کو لگ جاتا ہے اور فوراً ہٹا دے تو یہ معاف ہے، ورنہ گناہ کے ساتھ فدیہ بھی دینا ہو گا۔

مرد کیلئے چہرہ ڈھانکنا حرام نہیں ہے، لہذا وہ بد بو سے بچنے کے لئے ماسک (mask) چہرے کو باندھ سکتا ہے، عورت نہ باندھے، لیکن آج کل کورونا کی وبا عام ہونے کے سبب حکومت کی طرف سے ماسک کا پہننا ہر ایک کیلئے ضروری ہو گیا ہے اس لئے عورت بھی اگر ماسک کا استعمال کرتی ہے تو وہ 7/کلو، 200/گرام اناج بطورِ فدیہ غریبوں میں تقسیم کرے گی۔

سنت ہے کہ عورت احرام کیلئے مکمل ہاتھوں کو مہندی سے رنگے چاہے عورت شادی شدہ ہو یا کنواری، مہندی لگانے کی حکمت یہ ہے کہ احرام میں ہتھیلی کھلی رہنے سے اس کا رنگ چھپ جائے گا، عورت حالتِ احرام میں ہر قسم کے کپڑے پہن سکتی ہے جیسے کرتا، ازار اور

پیر کا موزہ، سنت طواف میں عورت اپنا چہرہ ڈھانکے گی۔
(4) احرام کی نیت کے بعد بدن، کپڑے یا لیٹنے کی جگہ میں ہر ایسی چیز کا استعمال حرام ہے جس میں خوشبو مقصود ہو جیسے مُشک، کافور، گلاب عِطر وغیرہ، جس کا مقصود خوشبو نہ ہو چاہے اس میں خوشبو ہو وہ حرام نہیں جیسے خوشبودار پھل، دار چینی، لونگ، دانت صاف کرنے کے لئے برش اور ٹوتھ پیسٹ وغیرہ، خوشبودار چیز کھانے میں گھل کر ختم ہو چکی ہو اور اسکی خوشبو محسوس نہ ہو رہی تو بھی اس کے کھانے میں حرج نہیں۔ احرام کی حالت میں ایسی مٹھائی وغیرہ کھانا جائز نہیں ہے جس میں زعفران یعنی کیسر کی خوشبو ملی ہوئی ہو، اسی طرح خوشبودار صابن شیمپو، ٹشو پیپر، چاکلیٹ، چیونگم، سُرمہ اور سونف استعمال کرنا حرام ہے، مگر وِکس (Vicks) بام اور آئیڈکس، زخم کا مرہم، کِریم (cream) وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں اسی طرح اگر کوئی بیڑی، سگریٹ، کنٹھا، اور تمبا کو استعمال کرے تو اسکی وجہ سے فدیہ لازم نہ ہو گا۔

(5) سر، داڑھی اور مونچھ میں تیل لگانا جائز نہیں، بغیر خوشبودار تیل سر اور داڑھی کے علاوہ دیگر اعضاء میں استعمال کرسکتے ہیں، تیل والی چیز کھاتے وقت داڑھی اور مونچھ کے بالوں پر تیل لگنے سے احتیاط ضروری ہے۔

(6) سر یا بدن کے کسی بھی حصے سے بال نکالنا جائز نہیں، بدن میں کسی جگہ زخم یا پھوڑے وغیرہ کے سبب پٹی باندھنے کی نوبت آتی ہے یا ہونٹ یا اس کے علاوہ کسی عضو کی چمڑی نکالنا پڑ جائے تو جائز ہے، اسکی وجہ سے فدیہ نہ ہو گا البتہ اس جگہ کے بال نکالنا جائز نہیں ہے ورنہ فدیہ واجب ہو گا۔

(7) ناخن تراشنا البتہ ناخن کا کچھ حصہ کٹ جائے اور اسے تکلیف ہو رہی ہو تو اسے کاٹ کے الگ کرنا جائز ہے مگر اس کے ساتھ باقی حصہ کو نہ کاٹے۔

(8) بیوی کو بوسہ لینا۔

(9)صحبت کرنا۔

(10) خُشکی کے ان جانوروں کا شکار کرنا جن کو کھانا جائز ہے جیسے ہرن، خرگوش وغیرہ۔

نوٹ: مچھّر، کھٹمل، جُوں، چوہا، چھپکلی اور سانپ وغیرہ کا مارنا حرام نہیں ہے، لیکن انکے مارنے پر کچھ صدقہ کرنا سنت ہے۔

(11) مرد کے لئے ایسے چپل یا جوتے پہننا جائز نہیں جس سے ایڑی (پیر کے پیچھے کا حصہ) اور تمام انگلیاں چھپ جائیں، ہاں اگر محض چپل پر سِلائی کا کام کیا گیا ہو تو اس میں حرج نہیں۔

(12)حدودِ حرم کے درخت یا گھاس اکھاڑنا۔
(13)خود کا نکاح کرنا یا دوسرے کا نکاح کرانا، اگر نکاح کرے یا کرائے تو صحیح ہی نہیں ہو گا، اس لئے اس میں فدیہ بھی نہیں ہے۔
(حاشیۃ الاِیضاح:۱۸۳)
(تنبیہ) مذکورہ احرام کی پابندیوں میں سے کسی چیز کو کوئی انجام دے تو اس کی وجہ سے کیا فِدیہ واجب ہوتا ہے اس کا ذکر انشاء اللہ آئندہ فدیہ کے بیان میں صفحہ 111 پر آرہاہے۔

وضواور غسل کے وقت کپڑے اتارنا

مرد وعورت کیلئے احرام کی حالت میں وضو، غسل، استنجاء اور سونے وغیرہ کی ضرورت کی وجہ سے کپڑوں کے نکالنے میں کوئی حرج نہیں؛ اسلئے کہ پابندی مرد کے لئے سر اور عورت کے لئے چہرہ اور ہتھیلیاں ڈھانکنے کی ہے انکے ساتھ دیگر بدن کو کھولنے میں کوئی حرج نہیں نیز احرام نام ہے پابندیوں کا نہ کہ کپڑوں کا، اس لئے مکمل

کپڑے بدن سے نکال بھی دے تو احرام سے آدمی نکلتا نہیں، جب تک کہ عمرہ کے اعمال طواف وغیرہ نہ کرے۔ (فتح الباری: 1545)

وضو اور غسل کے بعد سر اور چہرے کو پونچھنا

رومال اور تولیہ وغیرہ میں خوشبو نہ لگی ہو تو وضو اور غسل کے بعد اس سے اپنا سر اور چہرہ ہلکے ہاتھ سے پونچھنے میں حرج نہیں۔

(مسئلہ) مرد اور عورت کے لئے احرام کے سفید کپڑے پہننا سنت ہے عورت کے لئے رنگین کپڑے پہننا مکروہ ہے۔ (عمدۃ المفتی والمستفتی: ۱/۳۰۷)

مُتَفَرِّق مسائل

مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا

عمرہ کے لئے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا سنت ہے غسل میں خوشبودار صابن کا استعمال نہ کرے اور نہ ہی تولیہ سے بدن اور سر کے بالوں کو پونچھنے میں مُبالَغہ کرے۔ (منہاج الطالبین :

(85/1

(**تنبیہ**)مکہ میں اپنی بلڈنگ پہنچنے کے بعد بلڈنگ کا کارڈ ضرور لے اور اس کے بعد ہی طواف وغیرہ کرنے کے لئے نکلے تاکہ واپسی میں بلڈنگ تک پہنچنے میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

مکہ کے قیام میں بہتر اعمال

(1)زیادہ سے زیادہ عمرے کرے۔(عمرہ کی فضیلت صفحہ 20پر گزر گئی)۔

(2)زیادہ سے زیادہ طواف کرے، اس لئے کہ یہ عبادت مکہ مکرمہ کے علاوہ کسی اور جگہ نہیں ہو سکتی، آپ ﷺ نے فرمایا: جو اس گھر کے سات چکر لگائے، اور انکو شمار کرے تو (ثواب میں) ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے، اور ہر قدم پر اللہ ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک نیکی لکھتا ہے۔(ترمذی:959)

(3)فرائض کے ساتھ تمام سنت نمازیں پڑھے، اسلئے کہ صحیح حدیث

میں آیا ہے کہ مکہ میں ایک نماز (چاہے فرض ہو یا سنت) کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ:1406)

(تنبیہ) اگر کسی کے ذمہ قضاء نمازیں ہوں تو مکہ میں پڑھی جانے والی قضاء نماز ایک ہی نماز کے طرف سے کافی ہو گی نہ کہ ایک لاکھ نمازوں کی طرف سے۔ (المغنی:6/250)

(4) مکمل قرآنِ کریم کی تلاوت کرے۔ (الإیضاح:282)

(5) صدقہ و خیرات اور سارے نیکی کے کاموں کو انجام دے۔

(6) مکہ میں مُشَرَّف اور بابرکت جگہوں کی زیارت کے لئے جائے۔

(7) زمزم زیادہ سے زیادہ پینے کی کوشش کرے، یہاں تک کہ اپنے بلڈنگ میں بھی کھانے وغیرہ میں زمزم کا اہتمام کریں۔

(8) کعبۃُ اللہ کا ایمان و ثواب کی نیت سے دیدار کرتے رہے۔

(9) بابرکت مَقامات پر دعائیں کرے، حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ مکہ میں پندرہ / 15 / مقامات میں دعا کرنا مستحب ہے: (1) طواف

میں(2) مُلتَزَم کے پاس (3) مِیزابِ رحمت کے نیچے(4) بیت اللہ (حطیم) کے اندر(5) زمزم کے پاس(6) صفا اور(7) مروہ پہاڑی پر (8) سعی کے دوران(9) مقام ابراہیم کے پیچھے(10) عرفات(11) مزدلفہ (12) منیٰ اور (15,14,13) تین جمُروں کے پاس۔ (مغنی المحتاج:2/282)

(10) حرم شریف میں گناہ کرنے کی سزا اور عذاب بھی زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ: (ترجمہ اور جو اس میں ناحق زیادتی کرنا چاہے گا، ہم اس کو دردناک عذاب چکھائیں گے) اس آیت کے متعلق حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حرم میں زیادتی و گناہ کا قصد و ارادہ کرے درآنحالیکہ وہ یمن کے شہر عَدَنْ میں مقیم ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اسے دردناک عذاب چکھائے گا۔ (احمد:4071)

دوسرے کی طرف سے محض طواف کرنا

دوسرے شخص کی طرف سے محض طواف کرنا صحیح نہیں ہے، البتہ اپنے طواف کے ثواب میں دیگر حضرات کو بھی شریک کرسکتے ہیں۔(الفتاوي الكبري:٢/١٠٦)

میت کی طرف سے حج وعمرہ کرنا

کسی میت کاایک بار بھی حج یاعمرہ نہ ہواہو تواس کی وصیت یااجازت کے بغیر بھی اسکی طرف سے ایک مرتبہ حج یاعمرہ کرسکتے ہیں، اگرایک مرتبہ کسی کی طرف سے حج یاعمرہ ہوچکا ہو تو دوسری مرتبہ اسکی طرف سے کرنے کیلئے اس کی وصیت یااجازت ضروری ہے،اگراسکی وصیت نہیں ہے تو عمرہ اپنی طرف سے کرے اور ثواب میں اس میت کو بھی شامل کرے۔(المجموع:7/81،البیان:4/52)

مدینہ سے مکہ آنے والے کے لئے عمرہ

مدینہ ،طائف،جِدّہ وغیرہ سے دوبارہ مکہ آنے والا شخص جو ایک

مرتبہ عمرہ کرچکا ہو، اسی طرح تاجر اور ڈرائیور حضرات کیلئے حرم میں داخل ہوتے وقت عمرہ کا احرام باندھنا سنت ہے، ضروری نہیں ہے، ضروری اس شخص پر ہوتا ہے جو حج و عمرہ کے ارادہ سے ہی مکہ جائے۔(مجموع:7/14)

عورت پر حج وعمرہ فرض ہونے کی شرط

عورت پر حج و عمرہ فرض ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ شوہر یا مَحرَم یا بھروسہ مند عورتیں ہوں، البتہ فرض ہونے کے بعد اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے تنہا بھی سفر کر سکتی ہے، سنت حج وعمرہ کے سفر میں شوہر یا مَحرَم کا ساتھ ہونا ضروری ہے، بھروسہ مند عورتوں یا محض ٹورس کے ساتھ نہیں جاسکتی۔(حاشیۃ الجمل:۲/۳۸۴)

سفر سے پہلے عورت کو حیض آئے

اگر کسی عورت کے اپنے گھر (وطن) سے عمرہ کے لئے مکہ روانہ ہونے سے پہلے ناپاکی (حیض) کے دن شروع ہوجائیں تو اب اسکی دو

صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: یہ عورت ناپاکی کی حالت میں ہی اپنے وطن ہی سے احرام کا غسل کرکے عمرہ کی نیت کرے گی اور مکہ کیلئے روانہ ہوگی اور پاکی آنے تک احرام کی پابندیوں میں رکی رہے گی، پھر پاکی کے بعد غسل کرکے عمرہ کے ارکان پورا کرے گی، اگر عورت ناپاکی کے دنوں میں پاکی کا اتنا زمانہ پاتی ہے کہ غسل کرکے طواف کرسکے تو اس کی بھی اجازت ہے، اگر اسکا طواف پاکی کی حالت میں واقع ہوتا ہے تو اسکے بعد سعی اور بالوں کو کاٹ کر احرام سے نکل سکتی ہے اور دم بھی دینے کی ضرورت نہیں۔

دوسری صورت: اگر عورت مشقت کے خوف سے احرام کی نیت کئے بغیر مکہ چلی جائے تو ایسی صورت میں اسے ایک دم دینا ضروری ہوگا، پھر پاکی آنے کے بعد وہ اپنے روم ہی سے احرام کی نماز اور عمرہ کی نیت کرکے عمرہ کے ارکان ادا کرے گی، مسجد عائشہ وغیرہ جانے کی

ضرورت نہیں۔ اسلئے کہ یہ عورت وطن کی میقات یلملم سے احرام نہ باندھنے کی وجہ سے دم ادا کررہی ہے۔ دم کے بغیر محض مسجد عائشہ وغیرہ سے عمرہ کرنا کافی نہیں۔ (مغنی المحتاج:2/228)

سفر شروع کرنے سے پہلے شوہر کا انتقال

اگر کسی عورت کا حج وعمرہ کا سفر شروع کرنے سے پہلے شوہر کا انتقال ہو جائے جبکہ اسکا ٹکٹ بن چکا ہو تو ایسی صورت میں اسکے لئے سفر کرنا جائز نہیں ہے، اسکا اپنے مقام پر چار ماہ دس دن کی عِدّت پوری کرنا ضروری ہے، ہاں اگر شوہر کے انتقال کی خبر سفر شروع ہونے کے بعد ہوئی ہو اور اس نے یہ سفر شوہر کی اجازت سے ہی کیا ہو تو اب اسے سفر کے جاری رکھنے یا واپس آنے کے درمیان اختیار ہے۔ (کنز الراغبین:۴۸۲)

زمزم کا پانی پینے کا طریقہ

زمزم کا پانی بھی بیٹھ کر پینا سنت ہے۔ (فتح الباری:۵۶۱۶) قبلہ

رخ ہو کر پیئے، اور بسم اللہ پڑھ کر پیئے، اور یہ دعا بھی پڑھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ.

پھر مغفرت اور بیماری سے شِفاء یا کسی اور غرض کی نیت کرے، اور اس کو اپنے چہرے، سر اور جسم کو مَل لے، اور اپنے وطن واپسی کے وقت اسے اپنے ساتھ بھی لیکر جائے، تاکہ دوسرے لوگ بھی اسکی برکت سے فائدہ اٹھائیں۔ (تحفۃ المحتاج: ۴/ ۱۴۴)

غیر مسلم کو زمزم اور کھجور دینا

غیر مسلموں کو زمزم اور کھجور دینا جائز ہے اور ساتھ یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ان مبارک چیزوں کی برکت سے اس غیر مسلم بھائی کا سینہ ایمان کیلئے کھول دے، حدیثِ صحیح سے ثابت ہے کہ زمزم میں شفاء ہے (ابن ماجہ: 3062) اور کفر سے بڑھ کر کوئی روحانی بیماری نہیں ہو سکتی۔ (کتاب الفتاویٰ لخالد سیف اللہ: ۴/ ۸۴)

امامِ حرم کی اقتداء میں راستہ میں نماز

اگر امام مسجد میں یا اس سے باہر ہو اور مقتدی راستہ میں یا بلڈنگ کے نیچے ہو تو اس امام کی اقتداء صحیح ہونے کے لئے دو شرط ہیں:

پہلی شرط: مسجد کے آخری کنارے یا مسجد کے باہر راستہ میں بنائے گئے ہر ہر دو صف کے درمیان کا فاصلہ 300 ذِراع (450 فِٹ / 145 میٹر) سے زائد نہ ہو یعنی حرم سے باہر جو آخری صف بنی ہے، اس سے لیکر حرم کے راستہ میں جو دوسری صف بنی ہے ،ان دونوں کے درمیان کا فاصلہ 450 فِٹ سے زیادہ نہ ہو پھر دوسری اور تیسری صف میں بھی فاصلہ اسی طرح 450 فِٹ سے زائد نہ ہو تو اس کے درمیان کہاں بھی نماز پڑھے تو اقتداء درست ہو گی۔

دوسری شرط: امام اور مقتدی کے درمیان ایسا حائل نہ ہو جو گزرنے اور دیکھنے سے روکے، اگر کوئی بلڈنگ ہی کے کسی منزلہ پر نماز شروع کرے تو یہ کافی نہیں بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسی جگہ اختیار

کرے جہاں سے اگر امام تک چل کر جانا چاہے تو بآسانی جاسکے، بلڈنگ کے نچلے حصہ (Ground Floor) میں حرج نہیں، البتہ (GroundFloor) چاروں طرف سے مکمل بند ہو تو نماز کے وقت مسجد کی طرف کا حصہ ایک آدمی کے گزرنے کے بقدر کُھلا رکھنا ضروری ہے، ورنہ اقتداء درست نہیں ہوگی۔(تحفۃ المحتاج ۲/۳۱۵)

حرمِ مکہ میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے تو حرم سے کیا مراد ہے؟

اس سلسلہ میں دو قول ہیں:

(1) حرم سے مراد مسجدِ حرام ہے۔

(2) حرم سے مکمل حرم مراد ہے، اسی دوسرے قول کو امام نووی رَحِمَہُ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔(فتح الباري:1190)

پیشاب کی تکلیف والا شخص احرام میں کیا کرے

جس شخص کو پیشاب کے قطرے ٹپکنے کی شکایت ہو وہ شخص

حالت احرام میں مکمل احتیاط کی کوشش کرے گا، تاکہ پیشاب کے قطرے احرام کی چادر کو نہ لگ جائیں ورنہ وہ چادر ناپاک ہو جائے گی، جبکہ طواف کے لئے چادر کا پاک ہونا ضروری ہے، لہذا یہ شخص اپنی پیشاب کی جگہ ٹشو پیپر رکھ کر اسے ربر کے ذریعہ باندھ سکتا ہے، اس سے فدیہ لازم نہ ہو گا۔ البتہ اگر اس کے ساتھ وہ چڈی (انڈر وئیر یا Pampers) بھی پہنے تو اب کم از کم 7/ کلو 200/ گرام اناج بطور فدیہ دینا لازم ہو گا۔

اگر اس شخص کے قطرے مسلسل جاری ہوں تو وہ طواف سے پہلے اچھی طرح صفائی حاصل کرے، ٹشو پیپر کو بدل دے اور وضو کرے اور وضو میں نیت اس طرح کرے "**فرض وضو کرتا ہوں نماز کے جائز ہونے کے لئے اور ناپاکی دور ہونے کے لئے**" اور پھر بلا تاخیر جلدی سے عمرہ کا فرض طواف ادا کرے۔

(**تنبیہ**) پیشاب کے قطرے یا ہوا کے بار بار نکلنے والا بیمار شخص اپنی

طہارت سے صرف ایک ہی فرض ادا کر سکتا ہے، چاہے وہ فرض طواف ہو یا فرض نماز، البتہ سنت طواف اور سنت نماز جتنے چاہے پڑھ سکتا ہے، دورانِ طواف و نماز جو قطرے نکلیں گے وہ معاف رہیں گے (اعانۃ الطالبین:۱/۷۴، حاشیۃ الجمل:۱/۲۱۸، الاِقناع:۱/۷۳)

جِدہ ایئرپورٹ پر کسی کا احرام اُتار دیا جائے یا مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد بیماری کی وجہ سے عمرہ نہ کر سکے

اسکی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت: جدہ ایئرپورٹ پر کسی کے احرام کے کپڑے قانونی کاروائی کے سبب اتار دئے جائیں اور اسے سادے کپڑے پہننے پر مجبور کر کے مکہ روانہ کیا جائے اور وہ عمرہ کی نیت کر چکا ہو تو اسکا عمرہ کا احرام نہیں اترے گا، اس کے ذمہ ممنوعہ لباس پہننے کے سبب فدیہ ہو گا، البتہ اسکا احرام عمرہ کے اعمال پورا کرنے کے بعد ہی اترے گا۔

اسی طرح کوئی مکہ مکرمہ پہنچنے پر بیمار پڑ جائے اور عمرہ کے اعمال

نہ کر سکے تو جب بھی اسے بیماری سے شفاء حاصل ہو جائے گی اور اسکے بعد وہ اعمالِ عمرہ کو انجام دیگا تو اسکا احرام کھل جائے گا، مگر یہ کہ نیت کے وقت شرط لگائی ہو کہ اگر عمرہ کے پورا کرنے سے کوئی رکاوٹ پیش آئے تو میں احرام کھول دونگا، تو اب اعمال عمرہ مکمل کرنے سے پہلے بھی احرام کُھل سکتا ہے۔

دوسری صورت: کسی کو اپنے وطن واپس کر دیا جائے تو یہ مُحْصَر کے حکم میں ہو گا لہذا اس نے احرام کی شرط میں ذبح کا تذکرہ کیا ہو تو وہیں پر ایک دم دینا ہو گا، پھر بال صاف کرائے یا چھوٹے کرے، دونوں کو احرام سے حلال ہونے کی نیت سے کرے۔

بیماری وغیرہ کی وجہ سے بھی اگر احرام کھول کر گھر لوٹنے کی ضرورت پیش آئے تو اسی طرح احرام سے حلال ہو سکتے ہیں۔

البتہ اس نے احرام کی شرط میں ذبح کا تذکرہ نہ کیا ہو یا احرام باندھتے وقت یہ نیت کی ہو کہ کوئی رکاوٹ پیش آئے تو میں احرام سے

نکل جاؤں گا تو اس صورت میں دم واجب نہیں ہو گا، صرف نیت اور بال صاف کرنے یا چھوٹے کرنے سے حلال ہو جائے گا اور اگر کسی کو دشمن کی طرف سے حج وعمرہ کرنے سے روک دیا جائے تو ہر حال میں دم دینا واجب ہے۔ (مغني المحتاج ۲/ ۳۴۳)

ہوائی جہاز کے کھانے کا کیا حکم ہے؟

ہوائی جہاز کا کھانا اگر چکن اور گوشت کے قبیل سے ہے تو اس بات کی تحقیق ضروری ہے کہ وہ مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے یا نہیں، اس کے لیے اگر کوئی معتبر خبر دینے والا شخص موجود نہ ہو تو اندازے سے فیصلہ کیا جائے اور اندازہ یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان ملک سے جہاز کی اڑان ہو تو غالب گمان یہ ہے کہ وہ گوشت حلال ہے اور غیر مسلم ملک سے جہاز چلا ہو تو غالب گمان اس کے حرام ہونے کا ہے اور ہمارے ملک بھارت (INDIA) میں زیادہ تر غیر مسلم آباد ہیں اس لیے یہاں کے گوشت سے احتراز ضروری ہے، اس لیے جہاز اور ٹرین میں

ویج (VEG) کھانے کا اہتمام کریں اور نان ویج (NON VEG) چکن وغیرہ سے اجتناب کریں۔ (کتاب الفتاوی: 6/188) المغنی:6/134

وقت سے پہلے جمعہ کی سنت پڑھنے کا حکم

جمعہ کے روز حرمین شریفین میں حنبلی مسلک کے اعتبار سے جمعہ کے وقت سے پہلے ہی اذان دی جاتی ہے، جبکہ اس وقت جمعہ کا وقت نہیں ہوا ہوتا ہے، جمعہ کا وقت ظہر کی طرح زوال سے ہی شروع ہوتا ہے، اس لئے وقت سے پہلے ہونے والی اذان کے بعد جمعہ کے سنت پڑھنا صحیح نہیں ہے، زوال کے بعد خطبۂ جمعہ جلد شروع ہونے کے سبب سنت کے لئے وقت نہیں ملتا ہے، اس لئے جمعہ کے پہلے کی سنت بھی جمعہ کے بعد ہی پڑھے۔ (مجموع: ۴/ ۵۱۱)

الوداعی طواف

جب بھی کسی کا مکہ سے 81 کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کا ارادہ ہو

مثلاً اپنے وطن میں واپسی یا مدینہ یا طائف وغیرہ جانا چاہتا ہو تو ایسے شخص پر الوداعی طواف کرنا واجب ہے، الوداعی طواف میں نہ کاندھا کھلا رکھے اور نہ ہی پہلے تین چکروں میں تیز چلے ، الوداعی طواف اپنے سارے مشاغل سے فارغ ہونے کے بعد عین نکلتے وقت کرنا چاہیئے، اسکے بعد مکہ سے فوراً نکلنا ضروری ہے، اب خرید وفروخت میں مشغول ہونا درست نہیں ہے، ورنہ دوبارہ طواف کرنا پڑے گا، البتہ سفر کے لئے کھانے پینے وغیرہ کا توشہ خرید سکتے ہیں۔ (حاشیۃ الإیضاح:۴۴۳)

الوداعی طواف کی نیت

میں اللہ تعالیٰ کے لئے واجب اَلوداعی طواف کی نیت کرتا ہوں

الوداعی طواف کے بعد اگر مکہ نہ چھوڑے

الوداعی طواف کرنے کے بعد اگر بغیر عذر زیادہ دیر ٹھہرے یا ٹھہرے نہیں لیکن کسی ایسے کام میں مشغول ہوجائے جس کا تعلق

سفر سے نہ ہو جیسے سامان خریدنے میں یا دوست کی زیارت یا بیمار کی عیادت وغیرہ تو اس کا الوداعی طواف شمار نہ ہو گا بلکہ دوبارہ الوداعی طواف کرنا ضروری ہو گا۔

اور اگر الوداعی طواف کرنے کے بعد ایسے کام میں مشغول ہو جائے جس کا تعلق سفر سے ہو جیسے اپنا سامان جمع کرنے میں لگ جائے یا بسوں کے انتظام اور گاڑیوں کی ٹرافک کی وجہ سے مکہ سے جَلد نکلنے میں دشواری پیش آئے تو چند گھنٹے ضرورت کی وجہ سے تاخیر کرنے سے الوداعی طواف پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، نہ اعادہ واجب ہو گا نہ دم، پھر وہ الوداعی طواف کے بعد بھی مسجدِ حرام میں آکر فرض وسنت نماز پڑھنا چاہے یا مزید سنت طواف کرنا چاہے تو جائز رہے گا۔(حاشیۃ الاِیضاح:۴۴۵)

حائضہ عورت پر الوداعی طواف

حیض ونفاس والی عورت پر الوداعی طواف واجب نہیں ہے اور

نہ دم دینے کی ضرورت ہے، لیکن اسے مسجدِ حرام کے دروازے کے باہر کھڑا ہو کر واپسی کی دعا کر کے لوٹنا مستحب ہے، دعا صفحہ 151 پر موجود ہے۔(حاشیۃ الإیضاح:۴۴۴)

الوداعی طواف کے بعد کی نماز

الوداعی طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پیچھے سنت الوداعی طواف کی دو رکعت ادا کریں اور اگر ممکن ہو تو مُلتَزَم (جو حجر اسود اور کعبۃُ اللہ کے دروازے کے درمیان ہے) چمٹ کر خوب دعا کریں۔ (حاشیۃ الإیضاح:۴۴۷)

الوداعی طواف کے بغیر مکہ سے نکلنا

جس پر الوداعی طواف واجب ہو اور وہ اسے بغیر عذر کے چھوڑ دے تو وہ گناہگار ہو گا اور اس پر دم لازم ہو گا، اگر یہ شخص 81/ کلومیٹر کے اندر ہے تو طواف کے لئے لوٹنا واجب ہے، ورنہ لوٹنا ضروری نہیں ہے، صرف دم دینا کافی ہے۔(حاشیۃ الإیضاح:۴۴۴)

عمرہ کر کے فوراً مدینہ لوٹنے والے پر الوداعی طواف

اگر کوئی مدینہ سے ٹیکسی وغیرہ کر کے مکہ آئے اور محض عمرہ کر کے فوراً مدینہ مُنوَّرہ واپس جانے کا ارادہ ہو تو اسکے لئے بھی عمرہ کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد الگ سے الوداعی طواف کرنا ضروری ہے۔(حاشیۃ الجمل:۴/۱۷۵)

مسجدِ عائشہ سے عمرہ کا حکم

چاروں امام یعنی امام شافعیؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک مسجدِ عائشہ (تَنْعِیْم) سے عمرہ کرنا جائز ہے ۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ: 3/130)۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیکہ اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا(جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے)کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تنعیم جائیں اور وہاں سے انکو عمرہ کے احرام کی نیت کرا کے لیکر آئیں۔(بخاری:1785، مسلم:1211)

بار بار حج و عمرہ کرنا بہتر ہے یا دوسروں کو اس کے لئے روانہ کرنا یاضرورت مندوں کی مدد کرنا؟

حج و عمرہ دونوں مستقل عبادتیں ہیں جنکی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجرِ عظیم کا وعدہ ہے جیسے کہ اس سلسلہ میں کئی احادیث مروی ہیں:

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور مقبول حج کا بدلہ جنت ہے۔(بخاری: 1773، مسلم: 1349)

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا" کہا گیا، اس کے بعد کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا" کہا گیا، پھر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حجِ مقبول" (بخاری:26، مسلم:1349)

(3)حضرت ابوسعید خُدرِی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک بندہ کو میں نے تندرستی عطا کی، اور اس کے کاروبار میں کُشادگی پیدا کی پھر پانچ سال (اور ایک روایت میں چار سال) اس کے اس حال میں گزرتے ہیں کہ وہ میرے پاس سفر کر کے نہیں آتا تو وہ (بڑی خیر سے) محروم ہے۔(صحیح ابن حبان: 3705، وله متابع عند الطبراني في الاوسط: (٤٨٦) فيه ذكر أربعةأعوام)۔

اسی طرح بعض سلف صالحین سے بھی کثرت سے حج وعمرہ کرنا منقول ہے، جیسے محمد بن زَنبُور مکّی رحمہ اللہ نے اَسّی/80 حج کئے (تہذیب الکمال :5220) مُحرِزُ بن سَلَمَہ عَدَنِیؒ نے تِراسی /83 حج کئے۔(تہذیب الکمال :5802) عَمرو بن میمونؒ نے ساٹھ حج اور ساٹھ عمرے کئے۔(حِلیۃُالأولیاء:4:148)

اس لئے دوسروں کو اس کے لئے روانہ کرنے یا انکی صدقہ

وغیرہ کے ذریعہ مدد کرنے کے بجائے بذات خود ہی آدمی اس عبادت کو انجام دے یہ زیادہ بہتر ہے اور دیگر لوگوں کے حق میں دعائیں کرے، البتہ اس کے والدین نے ابھی اس فریضہ کو انجام نہ دیا ہو والدین کا عاجز ہونے یا انتقال کر جانے کی وجہ سے تو اب یہ شخص اپنے طرف سے ایک بار حج وعمرہ کرنے کے بعد بطور احسان ونیکی والدین کی طرف سے کر سکتا ہے۔ (فتاوی اللجنۃ الدائمۃ: 11/66(6909)

کعبہ سے وطن روانگی کا طریقہ

کعبہ سے وطن روانگی کے وقت اسکے نظروں سے اوجھل ہونے تک اس کے فِراق وجُدائیگی پر افسوس کرتے ہوئے بار بار پلٹ کر دیدار کرتے رہیں اور حرم سے نکلتے ہوئے کعبہ کی طرف پیٹھ کرکے نکلیں، کعبہ کی طرف رخ کرکے الٹے قدم لوٹنا مکروہ ہے۔ (المجموع ۸/۲۷۱:)

نمازی کے سامنے سے گزرنے کا حکم

کعبۃُ اللہ (مسجدِ حرام)، مسجد نبوی اور دیگر تمام مساجد وغیرہ میں نمازی کے سامنے سے گزرنے کا حکم یہ ہے کہ نمازی کے سامنے دیوار یا ستون وغیرہ کا سُترہ موجود ہو تو اس کے اور سُترہ کے درمیان سے گزرنا حرام ہے، اگر نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو یا سترہ نمازی کے قدم سے تین ذِراع (یعنی سارے چار فِٹ) سے زائد فاصلہ پر ہو تو گزرنا حرام نہیں ہے، لیکن افضل نہ گزرنا ہے۔(مغنی المحتاج:۱/ ۴۲۰)

وطن واپس ہونے کا عمل

(1) بستی میں پہنچنے سے تھوڑے پہلے یہ دعا پڑھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آئِبُوْنَ ، تَآئِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا، حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ. (بخاري:۱۷۹۷)

(2) بستی میں داخل ہونے کے بعد پہلے مسجد جاکر دو رکعت ادا کرنا سنت ہے۔ (بخاری:۳۰۸۸)

(3) جب گھر پہنچے تو گھر میں بھی دو رکعت پڑھ کر دعا کرے اور اللہ کا شکر ادا کرے۔ (الإیضاح:۵۶۳)

(4) سفر سے واپسی کے وقت اپنے ساتھ گھر والوں کیلئے کچھ ہدیہ لے کر جائے۔ (قلیوبی:2/190)

(5) حج و عمرہ سے لوٹنے والے کے لئے یہ دعا دے۔ **تَقَبَّلَ اللّٰهُ حَجَّكَ** (اگر عمرہ ہے تو **حَجَّكَ** کی جگہ **عُمْرَتَكَ** کہے) **وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَاَخْلَفَ عَلَيْکَ نَفَقَتَكَ** ترجمہ: اللہ تیرے حج و عمرہ کو قبول فرمائے، اور تیرے گناہوں کو بخش دے اور تیرے خرچہ کو تجھ پر لوٹا دے۔)(قلیوبی:2/190)

(6) حاجی کو چاہیئے کہ وہ بھی ملاقات کرنے والوں کیلئے مغفرت کی دعا کرے اور یوں کہے "**يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ**" اگرچہ وہ دعا کا مُطالبہ نہ

کریں، فقہاء کرام رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حاجی کے لوٹنے کے دن سے چالیس /40 روز تک اس سے مغفرت کی دعا کا سوال کیا جائے۔ (قلیوبی:2/190) نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں، اگر یہ اللہ سے دعا مانگے تو اللہ اسے قبول کرتا ہے اور اگر وہ اس سے مغفرت چاہیں تو انہیں معاف کر دیتا ہے۔ (ابن ماجہ:2892)

سفر سے واپسی پر کھانے کی دعوت کرنا

حج، عمرہ یا دیگر سفر سے گھر لوٹنے کے بعد دعوت کرنا سنت ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (غزوہ تبوک سے) مدینہ تشریف لائے تو اونٹ یا گائے ذبح کی۔ (بخاری:3089) ہمارے یہاں حج یا عمرہ سے پہلے دعوت کرتے ہیں جب کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ واپسی کے بعد دعوت کریں، اس دعوت کا نام نَقِیعَہ ہے یعنی لمبے سفر سے واپسی پر دعوت کرنا یہ دعوت مسافر کرے یا

دوسرا کوئی شخص مسافر کی آمد پر دعوت کا انتظام کرے۔ (الحاوی الکبیر:9/555)

حج وعمرہ کے بعد آپ کیسے رہیں

حج وعمرہ کے بعد آپ گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہوجاتے ہیں جیسے آج ہی پیدا ہوئے ہیں، کوشش کیجئے کہ یہ کیفیت ہمیشہ باقی رہے، گناہوں کے قریب ہرگز نہ جائیں، حاجی کی شایانِ شان عمل کیجئے، عبادتوں اور نیکیوں میں اضافہ ہو، سفر میں تکلیف اور پریشانی سے دوچار ہونا پڑتا ہے، ان کا ذکر لوگوں سے نہ کریں، فضول خرچی، خُرافات، لہو ولعب اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کیجئے، رشتہ داروں کو ان کا حق دیجئے، حرام سے بچیں، نگاہوں کی حفاظت کریں، سادہ زندگی گزاریئے، شریں کلام، نرم دل، خوش اخلاق بنئے، ہر روز اپنا مُحَاسَبَہ کرتے رہئے کہ کتنے کام اچھے کئے اور کتنے کام بُرے، قرآنِ کریم کی تلاوت اور ذکر واذکار، مسنون دعاؤں اور سنت

روزوں کو اپنا معمول بنالیجئے، دعوت و تبلیغ کی محنت سے اپنے آپ کو جوڑے رکھیں، علماء سے محبت کریں، دینی مدارس و دینی کاموں میں اپنے جان ومال کے ذریعہ تعاون کرنا اپنا فریضہ سمجھیں، حج و عمرہ کرلینے کے بعد اب زیادہ محتاط رہیں، اگر بقیہ زندگی پاکیزہ گزرگئی تو گویااللہ نے آپ کاحج و عمرہ قبول کرلیا۔

حج کا آسان طریقہ

حج کے ارکان چھ ہیں:

(1) حج کے احرام کی نیت کرنا۔

(2) میدان عرفات میں ٹھہرنا۔

(3) طواف زیارت کرنا۔

(4) صفامروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(5) بالوں کو صاف کرنا یا چھوٹے کرنا۔

(6) حج کے اکثر ارکان میں ترتیب۔

(تنبیہ) مذکورہ اشیاء میں سے کوئی چیز چھوٹ جائے تو دم و فدیہ کے ذریعہ تلافی نہ ہوگی بلکہ اسی کا کرنا ضروری ہے، ورنہ احرام کی پابندیوں سے مکمل آزادی نہیں ہوگی۔

حج کے واجبات پانچ ہیں

(1)میقات سے احرام باندھنا(البتہ حج تَمَتُّع میں میقات میں نہ جاتے ہوئے مکہ ہی سے حج کے احرام کی نیت کرنا)۔

(2)عید کے دن اور ایام تشریق میں جَمُرات کی کنکری کرنا۔

(3)آدھی رات کے بعد مُزْدَلِفِہ میں عید کی رات کا کچھ حصہ بَسر کرنا۔

(4)11 / 12 / 13 کی راتوں کا اکثر حصہ مِنیٰ میں گزارنا۔

(5) مُحرَّماتِ احرام یعنی احرام کی حالت میں جن چیزوں کا کرنا حرام ہے ان سے بچنا۔

(تنبیہ) الوداعی طواف حج کے ارکان اور واجبات میں سے نہیں ہے بلکہ مستقل واجب ہے، البتہ ایک قول حج کے واجبات میں سے ہونے کا ہے۔(المغنی:۲ / ۲۸۵، عمدۃ السالک:132)

(تنبیہ) مذکورہ واجبات میں سے کوئی چیز چھوٹ جائے تو دم و فدیہ کے ذریعہ تلافی ہو جائے گی، اگر کوئی شخص جان بوجھ کر چھوڑے تو گناہ بھی ہو گا ورنہ گناہ نہ ہو گا، فدیہ کا بیان آئندہ آرہا ہے۔

(مسئلہ) اگر کوئی حج کی سنتوں میں سے کسی سنت کو چھوڑدے جیسے طواف وسعی کے وقت سیدھا کاندھا کُھلا نہ رکھے یا طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل (قدم کو قریب قریب رکھتے ہوئے تیز چلنے) کو بھول جائے وغیرہ تو ثواب سے محرومی ہوگی، البتہ حج درست ہوگا اور فدیہ بھی واجب نہ ہوگا۔

حج کے احرام کی قسمیں:

(1) اِفُراد

اپنے میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اور حج کے اعمال مکمل ہونے تک احرام میں باقی رہنا اور حج سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کرنا، اس کے سبب دم واجب نہیں ہوتا ہے، یہ صورت امام شافعیؒ کے نزدیک افضل ہے۔

(2) تَمَتُّع

اپنے میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھنا اور مکہ پہنچ کر عمرہ

پورا کر کے احرام کھول دینا، اب احرام کی ساری پابندی ختم ہوگئی، پھر 8 / ذوالحجہ کو مکہ ہی سے حج کا احرام باندھ کر حج کرنا، حج تَمَتُّع میں دم واجب ہو جاتا ہے۔

(3)قِران

اپنے میقات سے حج و عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کرنا اور صرف حج کے افعال ادا کرنا، عمرہ خود بخود حاصل ہو جائے گا، قِران میں بھی دم دینا واجب ہو جاتا ہے۔

میقات کی دو قسمیں ہیں:

میقات زمانی

وہ مہینے اور دن جن میں حج کا احرام باندھنا درست ہوتا ہے، وہ ماہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے شروع کی دس راتیں اور نو دن ہیں، اور عمرہ سال میں کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے، لیکن حج کا احرام باندھنے والا جب تک جَمُرات کی رمی سے فارغ نہ ہو عمرہ نہیں کر سکتا۔

میقات مکانی

اسکی تین صورتیں ہیں:

(الف) جو مکہ میں رہتے ہوئے حج کا احرام باندھے اس کے لئے میقات مکہ مکرمہ ہی ہے، چاہے وہاں کا رہنے والا ہو یا اجنبی شخص، یہ مکہ میں کہیں سے بھی احرام باندھ سکتا ہے، اور عمرہ کرنا ہو تو حرم سے باہر کہیں بھی جانا لازم ہے۔

(ب) بیرونِ جیسے ہندوستان وغیرہ سے آنے والے کے لئے حج وعمرہ کی میقات یَلَمْلَم ہے، جو جِدّہ سے تقریبا 15 یا 20 پہلے واقع ہوتی ہے، اس وقت حج کی نیت کرنا ضروری ہے، اس سے پہلے بھی کرنا جائز ہے، البتہ یَلَمْلَم کو پار کرنے کے بعد اگر کوئی حج وعمرہ کی نیت کرتا ہے تو اس پر دم واجب ہو گا۔

(ج) جو مکہ اور میقات کے درمیانی علاقوں میں بستے ہیں ان کا میقات ان کی قِیام گاہ ہے جیسے جِدّہ، ریاض وغیرہ۔

حج کے اعمال کی تفصیل

8/ذوالحجہ

مکہ ہی سے حج کا احرام باندھنے کے لئے غسل کرکے احرام کی دو رکعت نماز پڑھے (غسل اور نماز کا طریقہ صفحہ 28 پر گزر گیا) اور حج کی نیت کرے۔

حج کے احرام کی نیت

نَوَیۡتُ الۡحَجَّ وَاَحۡرَمۡتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی (میں فرض حج کی نیت کرتا ہوں اور اسی کا اللہ تعالی کیلئے احرام باندھتا ہوں)۔ اگر کسی کا ایک بار حج ہو چکا ہے تو وہ سنت حج کی نیت کرے گا۔ مزید یہ بھی کہے: اگر حج پورا کرنے سے کوئی رکاوٹ پیش آئے تو میں احرام کھول دوں گا، نیت کے بعد پہلی بار کا تلبیہ اس طرح پڑھے: "لَبَّیۡكَ اَللّٰھُمَّ بِحَجٍّ ، لَبَّیۡكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡكَ ، لَبَّیۡكَ لا شَرِیۡكَ لَكَ

لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاشَرِيْكَ لَكَ"، پھر درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ.

دوسرے کی طرف سے حج کی نیت

نَوَيْتُ الْحَجَّ عَنْ فُلانٍ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰى

میں فلاں کی طرف سے فرض حج کی نیت کرتا ہوں اور اسی کا اللہ تعالیٰ کیلئے احرام باندھتا ہوں۔(فلاں کی جگہ اس شخص کا نام لے)اور اس طرح اس شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھے۔ "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ بِحَجٍّ عَنْ فُلانٍ، لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاشَرِيْكَ لَكَ"۔

احرام کی نماز اور نیت سے فارغ ہونے کے بعد منیٰ کے لئے روانہ ہوجائے،8/ذو الحجہ کی ظہر سے 9/ذو الحجہ کی فجر تک پانچ

نمازیں منی میں ادا کرنا سنت ہے، یہاں کوئی خاص عمل نہیں ہے مگر عبادت، تلاوت، ذکر و دعا اور تلبیہ پڑھنے میں مشغول رہے۔

(مسئلہ) 8/ ذوالحجہ کے بجائے اگر کوئی 7/ ذوالحجہ ہی کو منی روانہ ہو تو آج کے حالات میں کوئی حرج نہیں۔

حاجی کیلئے سنت غسل

حاجی کیلئے عرفہ، مزدلفہ، تین جمرات کی کنکری اور طواف وسعی کے وقت غسل کرنا سنت ہے، اگر غسل ممکن نہ ہو تو تیمم کرے۔ (فیض الالہ المالک: 1/ 88)

منی و عرفات میں حاجی کیلئے جمعہ

8/ تاریخ کو جمعہ کا دن ہو تو جن لوگوں پر جمعہ فرض ہے جیسے جو شرعی مسافر نہیں ہیں تو انکو صبح صادق سے پہلے ہی مکہ سے نکلنا چاہئے کیونکہ جمعہ کے دن طلوع فجر کے بعد ایسا سفر جس میں جمعہ نہ مل سکے جائز نہیں ہے، یہی حکم عرفات کا بھی ہے کہ عرفات کے روز بھی جمعہ

ہو تو صبح صادق سے پہلے ہی منی سے عرفات کی طرف نکل جائے، تاکہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو، لیکن اگر ٹورس یا حج کمیٹی والے فجر کے بعد ہی نکالتے ہیں تو بطور مجبوری جمعہ کے بدلہ ظہر پڑھ لے۔ (الإیضاح:۳۰۱ مغنی المحتاج:۱/۵۴۰)

9/ذوالحجہ (عرفہ کادن)

حاجی پر 9 / ذوالحجہ کے زوال سے 10 / ذوالحجہ کی صبح صادق تک اس درمیان کم از کم ایک لمحہ کیلئے عرفہ میں حاضر ہوناواجب ہے، بے ہوش اور نشہ میں مست آدمی کے حاضر ہونے کا اعتبار نہیں۔(الایضاح:323)

منی وعرفات میں نمازوں کاطریقہ

حاجی اگر شرعی مسافر ہو جیسے ہندوستان یا مدینہ وغیرہ سے مکہ آئے اور اسے چاردن مکمل نہ ہوئے ہوں اور حج کے اعمال مکمل کرکے چاردن کے اندر اسکا مکہ سے لوٹنے کا ارادہ ہو تو وہ منی، عرفہ،

مزدلفہ اور واپسی میں قصر و جمع کر سکتا ہے، لیکن اگر کسی کا ایام حج کے بعد چار دن یا اس سے زائد رہنے کا ارادہ ہے تو وہ شرعی مسافر نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ مقامات میں قصر و جمع نہیں کر سکتا۔ (المجموع ۸/۸۸:)

(فائدہ) شرعی مسافر عرفہ میں ظہر اور عصر کی نماز قصر اور جمع تقدیم کے ساتھ پڑھے گا، اور مقیم شخص کے لئے ضروری ہے کہ ہر نماز اپنے اپنے وقت میں مکمل ادا کرے، البتہ اگر تکلیف اور دشواری ہو تو مقیم کیلئے بھی جمع کی گنجائش ہے ۔(الجمل 4/137، شافعی فقھي سیمینار:2019عیسوی)

عرفہ میں کیئے جانے والے اعمال

(1) عرفہ کا پورا وقت بکثرت دعا، تہلیل (لا الہ الا اللہ)، تکبیر، تسبیح، تلاوت، تلبیہ، اِستغفار اور درود شریف پڑھنے میں گزارے۔

(2) انفرادی واجتماعی رورو کر دعائیں کرے۔

(3)عرفہ کے میدان میں قبلہ کی طرف رخ کر کے عبادت کرنا اور باوضو رہنا افضل ہے۔

(4)اس دن روزہ نہ رکھے۔

(5)سورج غروب ہونے تک عرفہ میں ٹھہرنا تاکہ دن ورات کا وقوف پایا جائے، اگر کوئی غروب سے پہلے ہی عرفہ سے روانہ ہو جائے اور صبح صادق تک دوبارہ عرفہ نہ لوٹے تو ایک دم دینا سنت ہے۔ (الإیضاح:۳۰۵،۳۲۴)

مُزْدَلِفہ(9/اور10/کی درمیانی رات)

مزدلفہ میں آدھی رات کے بعد کچھ دیر ٹھہرنا واجب ہے، جس کا وقت صبح صادق تک رہتا ہے، عرفات کے دن جب سورج غروب ہو جائے تو مُزْدَلِفہ کی طرف روانگی شروع کرے، اگر شرعی مسافر ہو تو مغرب کی مکمل اور عشاء کی دو رکعت مزدلفہ پہنچ کر ادا کرنا سنت ہے۔

اگر شرعی مسافر نہ ہو تو عرفہ ہی میں مغرب پڑھ کر نکلے، البتہ

آج کل بس اور سفر کی پریشانی کے اعتبار سے عرفات میں مغرب پڑھنا دشوار ہو تو مقیم شخص بھی جمع تاخیر کر سکتا ہے، مزدلفہ کی رات بھی بکثرت دعا، تکبیر، تسبیح، تلاوت، تلبیہ، استغفار اور درود شریف پڑھنے میں گزارے۔

10 /ذوالحجہ (عید کا دن)

اس دن کے تین کام ہیں۔

(1) جَمرۂ عَقَبہ (جمرات میں داخل ہونے کے بعد صرف آخری تیسرے نمبر کے جمرہ) کی کنکری کرنا۔

(2) بالوں کو صاف کرنا یا باریک کرنا۔

(3) طواف و سعی کرنا۔

(مسئلہ) مذکورہ اعمال میں ترتیب سنت ہے، اور ان میں سے کوئی دو /2 کام کرے تو تَحَلُّلِ اوّل حاصل ہو گا یعنی بیوی سے تعلُّقات کے علاوہ دیگر پابندیوں سے آزاد ہو جائے گا اور پھر تیسرا عمل بھی کرے

تو تَحَلُّلِ ثانی بھی حاصل ہو گا، اب اس پر احرام کی کوئی پابندی باقی نہیں رہے گی۔(الفقہ المنھجی:۲/۱۵۳)

حج میں قربانی کا حکم

شوافع کے یہاں قربانی کا تعلق حج کے اعمال سے نہیں ہے، عِیدُ الاَضحیٰ کی مُناسَبَت سے حیثیت والے شخص پر قربانی کرنا سنت ہے، چاہے مقیم ہو یا مسافر۔(مغني المحتاج:٦/١٢٣)

دمِ تمتُّع کا حکم

حجِ تَمَتُّع میں دم واجب ہوتا ہے، جسکا حرم ہی میں دینا ضروری ہے، واجب ہونے کی وجہ یہ ہیکہ حج کا احرام باندھنے کے لئے اپنے وطن کی میقات میں نہ جاتے ہوئے مکہ ہی سے اس کا احرام باندھا جاتا ہے، نیز پہلے عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد مُحَرَّماتِ احرام سے بھی فائدہ اُٹھایا جاتا ہے۔(مغني المحتاج:۲/۲۸۷-

مدینہ سے صرف حج کا احرام باندھنے والے پر دم کا حکم

اگر کوئی شخص اپنے وطن کے بجائے مدینہ کی میقات "ذوالحُلَیفَہ" سے صرف حج کا احرام باندھے تو اس پر دم واجب نہ ہو گا۔ (بخاری:1524)

دم تَمَتُّع کا وقت

عید کے دن تَمَتُّع کا دم ذبح کرنا افضل ہے، عمرہ کے بعد اور حج کا احرام باندھنے سے پہلے بھی ذبح کرنا جائز ہے، اسی طرح حج کے بعد کسی بھی وقت اسے ذبح کر سکتے ہیں۔ (التنبیہ:١/٧٠)

دم تَمَتُّع میں سے کھانا

دم تَمَتُّع واجب ہے، اس لئے اس میں سے کھانا جائز نہیں ہے، بلکہ فقراء میں تقسیم کرنا ضروری ہے۔ (روضۃ الطالبین:٣/٢٢١)

عید کے دن کے اعمال کی تفصیل

فجر کی نماز کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہونا، عورتوں

اور دیگر کمزور لوگوں کے لئے آدھی رات کے بعد منی کیلئے روانہ ہونا اور کنکری مارنا سنت ہے (بخاری:1680)، انکے علاوہ دیگر تندرست و جوان حضرات فجر کے بعد روانہ ہوں گے (لیکن آج کے حالات میں بھیڑ کی وجہ سے وہ بھی آدھی رات کے بعد ہی منی روانہ ہوں تو بہتر ہے)، منی پہنچنے کے بعد صرف جَمرۂ عَقَبَہ (جمرات میں داخل ہونے کے بعد آخری جمرہ) کو سات کنکری مارے، کنکری مزدلفہ یا اس کے علاوہ کہیں سے بھی جمع کرنا جائز ہے، البتہ ناپاک جگہ سے اور جمرات پر ماری ہوئی کنکریاں لینا مکروہ ہے، پہلی کنکری مارتے وقت ہی تلبیہ پڑھنا بند کردے، اور ہر کنکری کے ساتھ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہے۔ پھر اس کے بعد حج تمتع کے سبب واجب ہونے والے دم کے جانور کو ذبح کرے یا اس کے لئے پہلے ہی سے کسی بینک وغیرہ میں پیسے جمع کرے، پھر بالوں کو صاف کرائے یا چھوٹے کرائے البتہ صاف کرانا افضل ہے۔اور جس کے سر پر بال نہ ہوں اسے صرف اُسترا پھیرنا

مستحب ہے۔(النہایہ:۳/۲۰۲)

مزدلفہ سے منیٰ کے بجائے مکہ جانا

اگر کوئی حاجی آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے مکہ آکر طواف وسعی کرے اور بالوں کو صاف کرائے یا چھوٹے کرائے اور بعد میں منی جاکر جَمْرۂ عَقَبَہ کی رمی کرے تو یہ صورت بھی جائز ہے، رمی، طواف اور بال صاف کرنے کا وقت عید کی آدھی رات سے شروع ہوتا ہے۔(الإیضاح:۳۵۲)

طواف زیارت کا افضل وآخری وقت

عید کے دن زوال سے پہلے ہی طوافِ زیارت کرنا افضل ہے، بغیر عذر کے ایامِ تشریق تک تاخیر کرنا مکروہ ہے، اور ایامِ تشریق سے بھی تاخیر کرنا اور زیادہ مکروہ ہے ، اس کا وقت تادمِ حیات رہتا ہے، ایام تشریق سے بھی تاخیر کرنے کے سبب دم واجب نہیں ہوتا۔
(حاشیۃ الإیضاح:۳۸۷)

حج اِفراد میں طواف قُدوم کے بعد سعی

اگر کوئی شخص اپنے وطن یا مدینہ سے حج افراد کا احرام باندھ کر مکہ آئے اور طوافِ قدوم کے بعد سعی کرے تو حج کے دن طوافِ زیارت کے بعد سعی کی ضرورت نہیں ہے، نیز حج افراد میں طواف قدوم کے بعد سعی کرنا افضل ہے۔ (المجمل: ۲/ ۴۴۵)

اگر حائضہ عورت کا طواف زیارت باقی ہو

اگر حائضہ عورت کے ذمہ حج کا فرض طواف باقی ہو اور اس کے گھر واپسی کا وقت آجائے، تو وہ عورت تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت پر عمل کرے۔

(1) واپسی کے ٹکٹ میں تاخیر کرنے کی کوشش کرے۔

(2) کم سے کم ایک دن گولی یا کسی جائز تدبیر کے ذریعہ پاکی کی کوشش کر کے طواف زیارت ادا کرے، (کبھی گولی کے بغیر ہی ایام حیض میں ایک دن پاکی کا گزر جاتا ہے تو اس دن بھی غسل کر کے طواف کر لے

تو جائز ہے)۔
(3)اگر یہ بھی ممکن نہ ہو اور خون مسلسل جاری ہو تو غسل کر کے صفائی حاصل کرے اور مکمل احتیاط کے ساتھ طواف کر کے سعی سے فارغ ہو جائے، لیکن اس آخری صورت میں ایک اونٹ کا دم دینا ہو گا، اگر اس سے عاجز ہو تو ایک بکرا اور مینڈھا بھی دے سکتی ہے۔(تحفة المحتاج مع الحواشي ۴/ ۸۴، شافعی فقہی سیمینار: 2019ء)

11,12، 13/ذوالحجہ کے اعمال

اِن تین دنوں کو ایامِ تشریق کہتے ہیں، ان دنوں منی میں رات کا اکثر حصہ گزارنا اور زوال کے بعد تین جمروں کو کنکریاں مارنا واجب ہے، 13/ تاریخ کی رات گزارنا اور کنکریاں مارنا اس شخص پر ضروری ہے جو 12/ تاریخ کے غروب تک منی میں رُکا رہے۔

ہر دن کے کنکری مارنے کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے، اور 13/ تاریخ کے غروب تک رہتا ہے، اور 13/ تاریخ کی رمی کا

بھی وقت زوال ہی سے شروع ہوتا ہے، اس سے پہلے رمی کرنا کافی نہیں، لہذا جسکی 10 یا 11 یا 12 / تاریخ کی رمی باقی ہو تو 13 / تاریخ کو ان تینوں دنوں کی رمی ادا کر سکتا ہے، اگر دن میں بھیڑ کی وجہ سے کنکریاں نہ مار سکے تو رات میں بھی مار سکتا ہے، عورتوں اور بوڑھوں کے لئے رات کا وقت ہی زیادہ مناسب ہے۔

کنکری مارنے کا طریقہ

جَمُرات میں داخل ہونے کے بعد پہلے جمرہ ہی سے ہر ایک کو سات کنکریاں، سات مرتبہ میں مارنا شرط ہے، ایسے کھڑے رہیں کہ مکہ بائیں طرف اور منیٰ دائیں طرف ہو، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہے، کنکری جمرہ میں بنے ہوے دائرہ اور احاطہ میں مارے نہ کہ ستون کو، مرد اتنا ہاتھ بلند کرے کہ بغل کی سفیدی نظر آئے، عورت اسقدر بلند نہ کرے، پہلے اور دوسرے جَمرے کو کنکری مارنے کے بعد تھوڑا ہٹ کر ذکر ودعا میں مشغول ہو، البتہ تیسرے

جَمرہ کو کنکری مارنے کے بعد وہاں دعا کیلئے نہ رُکے۔

رمی جمرات

رمی میں دوسرے کو نائب بنانا

بوڑھا ، بیمار، اور بیمار کی تیمارداری میں مشغول رہنے والا تندرست شخص اگر 13 / ذوالحجہ کی غروب تک جمرات تک پہنچنے اور رمی ادا کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو، تو اس کے لئے جائز ہے کہ اپنے جانب سے رمی ادا کرنے کیلئے دوسرے کو نائب بنائے، محض سستی اور کاہلی کی وجہ سے نائب بنانا درست نہیں، نائب کو چاہئے کہ پہلے وہ اپنی

تینوں جمروں کی کنکریاں مکمل کرے، پھر جس کی طرف سے نائب بناہے، اس کی جانب سے کنکری مارے، البتہ آج کے حالات میں اسے اپنی تینوں جمروں کی کنکریاں مکمل کرنے کے فوراً بعد لوٹنا دشوار ہو تو اپنے ساتھ ساتھ بھی دوسرے کی طرف سے کنکری مار سکتا ہے۔ (شافعی فقہی سیمینار: 2019ء)

(تنبیہ) نائب کے کنکری مارنے کے بعد نائب بنانے والے کا عذر ختم ہو جائے اور رمی کا وقت باقی ہو تو ماری ہوئی کنکریوں کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ (حاشیتا قلیوبی وعمیرۃ: 2/155)

11/12/13 کی راتوں کا اصلِ منی کے بجائے مزدلفہ میں گزارنا

حاجی اپنی طاقت کے بقدر اصل منی (جس کو آجکل منی قدیم کہتے ہیں) میں قیام کی کوشش کرے، لیکن حکومت کی فراہم کردہ جگہ کے مطابق ان حدود سے باہر مزدلفہ وغیرہ کے خیموں میں قیام کرنے پر مجبور ہو تو نہ اس پر کوئی گناہ ہو گا نہ دم واجب ہو گا۔ (شافعی

فقہی سیمینار: 2019عیسوی)

عذر کے سبب مزدلفہ و منیٰ میں رات نہ گزار سکے

اگر کوئی حاجی کسی عذر کی وجہ سے مزدلفہ یا منیٰ میں رات نہ گزار سکے تو اس پر دم وغیرہ کچھ واجب نہیں ہوگا، عذر سے مراد مال کی بربادی کا ڈر ہو، اپنے جان و مال کا خطرہ ہو، اپنے کسی مریض کی تیمارداری کی ضرورت ہو یا خود ایسا بیمار ہو کہ رات گزارنا اس پر دشوار ہو۔ (نھایۃ المحتاج: ۳/۳۱۱)

حاجی کیلئے عید الاضحی کی نماز

حاجی کیلئے بھی عید کی نماز سنت ہے، البتہ حاجی کا منیٰ میں حج کے اعمال میں مشغول ہونے کی وجہ سے جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت نہیں ہے بلکہ تنہا ہی اسے ادا کرے، اگر کوئی جماعت کے ساتھ پڑھے تو جائز ہے، اسکا آخری وقت عید کے دن کے زوال تک رہتا ہے، اس کے بعد قضا پڑھ سکتے ہیں۔ (الجمل: ۲/ ۹۳)

حاجی کیلئے تکبیراتِ تشریق

حاجی کے لئے تکبیرات کا وقت عید کے دن ظہر کی نماز کے بعد سے 13 / ذوالحجہ کی فجر تک رہتا ہے، اور حاجی کے علاوہ دیگر حضرات کیلئے عرفہ کے دن فجر سے، 13 / ذوالحجہ کی عصر تک رہتا ہے، ہر نماز کے بعد تکبیر پڑھے، چاہے نماز فرض ہو یا سنت، جماعت کے ساتھ پڑھے یا تنہا۔ (روضۃ الطالبین: ۲ / ۸۰)

تکبیر کے الفاظ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

(مزید ان کلمات کو بھی بڑھانا اچھا ہے) اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلاً ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ، وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ، صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (روضۃ الطالبین: ۲ / ۸۱)

فِدُیہ کا بیان

(حج یا عمرہ کی کمی کے تلافی کا طریقہ)

واجب عمل کے چھوٹنے کا فدیہ

کسی واجب کا چھوٹ جانا جیسے میقات سے احرام نہ باندھنا مثلاً حجِ تمتُّع وحجِ قِران کرنے والا، مزدلفہ کی رات یا ایامِ تشریق (11, 12، 13/ ذوالحجہ) کے تینوں دن کی رمی یا مِنی میں تینوں رات گزارنے کو چھوڑنا یا الوداعی طواف کئے بغیر مکہ سے 81/ کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنا تو مذکورہ تمام صورتوں میں ایک بکرا ذبح کرنا واجب ہو گا، اگر کوئی اس سے عاجز ہو تو دس روزے رکھے، تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے گھر آکر رکھے۔ (الإیضاح:۵۲۲)

(مسئلہ) اگر ایک دن کی رمی یا منی میں ایک رات گزارنا چھوٹ جائے تو ایک مُد یعنی 600/ گرام اناج اور دو دن کی رمی یا دو راتیں چھوٹ

جائے تو دو مُد یعنی 1200 گِرام اناج حرم ہی کے کسی مسکین کو دینا ضروری ہے، اگرچہ وہ مسکین کسی دوسری جگہ سے آیا ہو۔

احرام کی پابندیوں کا فدیہ

اگر تین بال یا تین ناخن ایک ساتھ نکالیں، ممنوعہ لباس پہنے، خوشبو لگائے، سر چھپائے، سر یا داڑھی میں تیل لگائے، صحبت کے علاوہ شہوت کے ساتھ بوسہ وغیرہ لے تو ایک دم دینا یا 6 / مسکینوں کو 7 / کلو 200 / گِرام اناج دینا، ہر مسکین کو 1200 / گرام یا تین دن روزے رکھنا ضروری ہے، مذکورہ تینوں میں سے جس پر چاہے عمل کرسکتا ہے۔ (الإیضاح: ۵۳۰)

(مسئلہ) اگر ایک بال یا ایک ناخن نکالا ہے تو 600 / گرام اناج اور دو نکالیں ہوں تو 1200 / گِرام اناج حرم ہی کے کسی مسکین کو دینا ضروری ہے۔ (جو بال خود بخود جھڑ جائے تو اس کی وجہ سے فدیہ نہ ہو گا)۔ (الإیضاح: ۵۳۰)

فدیہ میں اناج کے بدلہ پیسے دینا

فدیہ میں اگر کوئی اناج لینے کے لئے تیار نہ ہو تو پیسے دینا بھی درست ہے۔(الفقہ المنہجي:۱/ ۲۳۰، قیاسا علی الفطرۃ)

صحبت کے سبب حج وعمرہ کا حکم

صحبت کی وجہ سے حج وعمرہ فاسد ہو جاتے ہیں، لہذا فاسد ہونے کے بعد بھی انہیں مکمل کرے اور آئندہ سال فوراً اس فاسد حج کی قضا کرے اور عمرہ کی قضا اُسی وقت کرے اسلئے کہ حج سال بھر میں ایک ہی ہو سکتا ہے اور عمرے کئی ادا کئے جاسکتے ہیں اور ایک اونٹ کا دم دے، یہ نہ ہو سکے تو ایک گائے دے یہ نہ ہو سکے تو سات بکریاں یہ نہ ہو سکے تو ایک اونٹ کی قیمت کا اناج خرید کر صدقہ کرے اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو اونٹ کی قیمت میں جتنے مُد اناج مل سکتا ہے اتنے روزے رکھے۔(نھایۃ المحتاج:۳/ ۳۴۰)

فدیہ واجب ہونے کی دو صورتیں ہیں

پہلی صورت: احرام کی حالت میں ممنوعہ چیزوں میں سے اگر کوئی سر یا بدن کے کسی بھی حصے سے بال نکالے یا ناخن تراشے یا شکار کرے یا درخت کاٹے تو ہر حال میں فدیہ لازم ہو گا، چاہے انکے حرام ہونے کا علم ہو یا نہ ہو، بھول سے کرے یا جان بوجھ کر۔

دوسری صورت : اگر وہ سِلا ہوا یعنی گھیر اؤ کیا ہوا کپڑا پہنے، خوشبو لگائے، سر، داڑھی اور مونچھ میں تیل لگائے، صحبت کرے یا بوسہ وغیرہ لے تو ایسی صورت میں فدیہ واجب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اسے علم ہو کہ ان چیزوں کا احرام کی حالت میں کرنا حرام ہے اوراسکے باوجود وہ جان بوجھ کر کرے، البتہ اگر کسی کو مسئلہ کا علم نہ ہو یا علم تھا مگر بھول گیا تو ایسی صورت میں فدیہ نہ ہو گا۔ (الإیضاح :۵۲۹)

زیارتِ مدینہ مُنَوَّرَہ

حج و عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد چاہئے کہ مدینہ کی زیارت کے لئے جائے، رسول اللہ ﷺ کے دربار کی حاضری بڑی سعادت کی بات ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میری اس مسجد یعنی مسجدِ نبوی میں ایک نماز دیگر مسجدوں کے مقابلہ میں ایک ہزار درجہ بہتر ہے سوائے مسجدِ حرام کے"۔ (بخاری:1190، مسلم:1394)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز فوت نہ ہو تو اس کے لئے دوزخ سے براءت لکھی جائے گی اور عذاب و نفاق سے براءت لکھی جائے گی۔(احمد: 12583، وقال الہیثمی فی مجمع الزوائد:5878،رجالہ ثقات)

مسجدِ نبوی کے ساتھ حضور ﷺ کی قبر اطہر کی زیارت اور آپ ﷺ پر سلام کا قصد بھی کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی مجھے سلام پیش کرتا ہے تو اللہ میری روح کو لوٹاتا ہے یہاں تک کہ میں خود اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں۔(ابو داؤد: 2041)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ کا رب ارشاد فرماتا ہیکہ اے محمد! تمہیں یہ بات خوش نہیں کرتی کہ آپ کی امت میں سے کوئی ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں اور جو ایک مرتبہ آپ پر سلام بھیجے میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔(نسائی:1283)

لہذا مکہ سے مدینہ کے سفر کے دوران خوب درود شریف پڑھے، حرمِ مدینہ اور وہاں کے درختوں پر نظر پڑے تو درود و سلام میں خوب اضافہ کرے اور دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ زیارت کو نفع بخش

اور دنیا و آخرت کی سعادت کا ذریعہ بنائے اور مدینہ پہونچنے کے بعد غسل کرکے پاک صاف اور اچھے کپڑے پہنے، عِطر لگائے اور صدقہ کرکے مسجد نبوی میں سنت طریقہ سے داخل ہو جائے، لہذا مسجد میں پہلے سیدھا قدم داخل کرے اور یہ دعا پڑھے:"أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ". بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. نَوَيْتُ سُنَّةَ الْإِعْتِكَافِ. (ابو داود:466، الأذكار للنووي: 26)

پھر ادب واحترام کے ساتھ رِیاضُ الجنّہ (منبر اور قبر اطہر کے درمیانی جگہ) میں جائے، اور اس میں دو رکعت تَحِیّۃ المسجد ادا کرے، اگر وہاں موقع نہ ملے تو مسجد میں جہاں موقع ملے نماز پڑھ لے اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ:

اے اللہ! جس طرح تونے محض اپنے کرم سے یہاں حاضری

نصیب فرمائی، اسی طرح اپنی رضا اور آخرت میں جنت نصیب فرما اور رسول اللہ ﷺ کو میرا سفارشی بنا اور میرے بارے میں آپ ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔

پھر قبرِ اطہر کی زیارت کرے، اور آپ ﷺ پر اسی طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر آہستہ آواز میں سلام پڑھے، پھر دروازے سے باہر قبلہ رخ ہو کر اپنے لئے اور دیگر مسلمانوں کیلئے دعا کرے اور اللہ سے اپنے حق میں رسول اللہ ﷺ کی سفارش کا سوال کرے۔ (الاِیضاح:۴۸۸)

سلام پیش کرنے کی جگہ

قبر اطہر کے پاس تین جالیاں ہیں، پہلی اور تیسری جالی خالی ہے، درمیان کی یعنی دوسری جالی جہاں ان تینوں حضرات کے نام کی تختی، ہر سوراخ پر لگی ہوئی ہے، وہیں پر سلام عرض کریں۔ (جالی کو نہ ہاتھ لگائے اور نہ بوسہ دے)۔

سلام پیش کرنے کا طریقہ

قبر اطہر کے پاس قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے رخ قبر کی طرف کرے، نگاہ نیچی رکھے، اور دل و دماغ کو دُنیوی خیالات سے پاک کر کے آہستہ آواز میں سلام کرے۔ (سلام کے الفاظ آئندہ آنے والے حج عمرہ کی دعاؤں میں موجود ہیں)۔
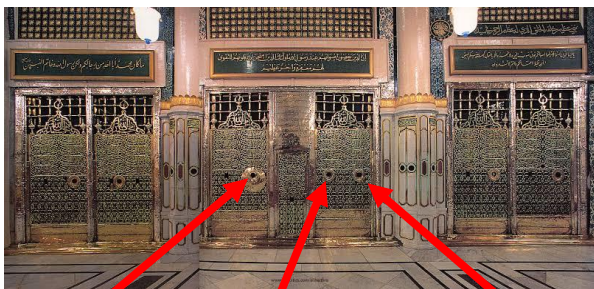
حضرت محمد ﷺ　　حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ　　حضرت عمر رضی اللہ عنہ

مدینہ کے قیام میں بہتر اعمال

(1) مدینہ کے قیام میں درود شریف کی کثرت رکھے۔

(2)ساری نمازیں مسجد نبوی میں باجماعت پڑھنے کی کوشش کرے۔
(3)روزانہ حضور ﷺ کی قبر اطہر کی زیارت کے بعد جنت البقیع کی زیارت کے لئے جائے بالخصوص جمعہ کے دن۔
(4)شُہدائے اُحد کی زیارت مستحب ہے، جمعرات کے دن افضل ہے۔
(5)جہاں تک ممکن ہو مدینہ میں روزے بھی رکھے اور غُرباءِ مدینہ پر صدقہ و خیرات کرتے رہے۔
(6)مدینہ میں مُشَرَّف اور بابرکت جگہوں کی زیارت کے لئے جائے.
(الإیضاح:۵۰۳)

مسجدِ قُباء کی زیارت و نماز

مسجدِ قباء کی زیارت تاکید کے ساتھ مستحب ہے، جیسے کہ حضرت اُسید بن ظُہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مسجد قباء میں ایک نماز (ثواب میں) عمرہ کی طرح ہے۔ (ترمذی:

324)بہتر ہیکہ سنیچر کے دن مسجد قباء کی زیارت کرے، اس کے علاوہ جب جب موقع ملے اس کی زیارت کو غنیمت سمجھے۔

مدینہ میں احتیاط کے اعمال

(1) مدینہ منورہ کے جانوروں کا بھی شکار نہ کرے۔

(2)نہ ہی اس کے درخت یا گھاس کو اکھاڑے۔

(3)نہ مدینہ کی کسی چیز کو عیب لگائے۔

(4)بلڈنگ، دکان داروں اور وہاں کے رہنے والوں سے ہر گز جھگڑا نہ کرے، اگر ان سے کوئی تکلیف پہنچے تو برداشت کرے کہ آخر یہ ہمارے نبی ﷺ کے پڑوسی ہیں۔

(5) مدینہ کی تکلیف اور موسم کی تبدیلی پر صبر کرے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: جو شخص مدینہ کی تنگی اور تکلیف پر صبر کرے میں اس کے لئے قیامت کے دن گواہ رہوں گا یا آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ

میں سفارشی رہونگا۔(مسلم:۱۳۷۷)

(6)مکہ ومدینہ کی مٹی یاپودابطور تبرک لیکراپنے ساتھ وطن نہ آئے۔ (الإیضاح:۵۱۲)

مدینہ سے واپسی

مدینہ منورہ سے جب لوٹنے کاارادہ ہوتومسجد نبوی میں دورکعت اداکرکے دعاکرے پھر قبر اطہرپر پہنچ کر درود وسلام پیش کرے اور دعاکرکے لوٹے،دعاصفحہ 156 پر موجودہے۔(الإیضاح:506)

بچوں کے حج وعمرہ کا بیان

بچہ پر حج وعمرہ فرض نہیں ہے، ہاں مگر کوئی بچہ حج وعمرہ کرے تو اسکا حج وعمرہ صحیح ودرست ہے ، چاہے وہ ایک دن کا ہو یا مُراہِق (قریب البلوغ) ہو، بالغ ہونے سے پہلے کیا ہوا حج وعمرہ فرض شمار نہ ہو گا بلکہ نفل ہو گا، اسلئے بالغ ہونے کے بعد بچہ صاحب حیثیت ہو جائے تو دوبارہ حج وعمرہ کرنا فرض ہو گا۔

بچہ اگر مُمَیِّز ہے (یعنی جس کے تقریباً سات سال پورے ہو گئے ہوں) تو اسکا حکم تمام چیزوں میں بالغ شخص کی طرح ہے،لہذا جن چیزوں کا بالغ شخص کے حق میں کرنا سنت یا فرض ہے وہ مُمَیِز بچہ کے حق میں بھی رہے گا اور جو چیزیں بالغ کیلئے ممنوع ہیں اور جنکے کرنے سے فِدیہ ضروری ہوتا ہے وہ مُمَیز بچہ کے حق میں بھی رہے گا البتہ بچہ اگر غیر مُمَیز ہے (یعنی بے شعور جس کے تقریباً سات سال پورے نہ

ہوئے ہوں) تواس کے احکام میں کچھ فرق ہے۔ (حاشیہ الایضاح ۵۴۶:)

غیر مُمَیز بچہ کے عمرہ کا طریقہ

غیر مُمَیز بچہ احرام کیلئے سب سے پہلے غسل کرے گا البتہ اس کی طرف سے نیت ولی (بچہ کا ذمہ دار) کرے گا۔

غسل کی نیت

"میں بچہ کواحرام کا سنت غسل کراتاہوں" غسل کے بعد احرام کی دو رکعت بچہ کی طرف سے ولی پڑھے گا۔

نماز کی نیت

سنت نماز پڑھتاہوں بچہ کی طرف سے احرام کی دو رکعت اللہ کے واسطے۔

عمرہ کی نیت

میں بچہ کو اللہ کے لئے عمرہ کے احرام میں داخل کرانے کی نیت کرتا ہوں۔(اگر عمرہ پورا کرنے میں کوئی رکاوٹ پیش آئے تو اسکا احرام کھول دونگا)، پھر تلبیہ پڑھے۔

طواف کا طریقہ

طواف کے لئے غیر مُمَیز بچہ کو بھی طواف کے تمام شرائط کی رعایت کرائی جائے گی،لہذا سب سے پہلے ولی بچہ کو وضو کرائے گا،اور بچہ کی طرف سے وضو کی نیت ولی کرے گا، حجرِاسود کی طرف رُخ (سینہ) کرکے طواف شروع کرے اور یہ نیت کرے **"میں اللہ کے لئے بچہ کو عمرہ کا طواف کرانے کی نیت کرتا ہوں"**۔ پھر بچہ کو مکمل طواف اسطرح کرائے کہ بچہ کی بائیں جانب کعبۃُ اللہ کی طرف ہو، اگر آپ بچے کو اٹھا کر طواف کرتے ہیں تو یاد رکھئے! یہ طواف بیک وقت دونوں کی طرف سے ادا نہیں ہو گا، بلکہ ایک ہی کا طواف ہو گا

اس لئے ضروری ہے کہ اٹھانے والا اپنا طواف کرلے، پھر بچے کو اٹھا کراسی کی نیت سے طواف کرائے، یاپہلے بچے کو اٹھاکر طواف کرائے ،پھر اپنادوبارہ کرلے۔

ہاں اگر آپ نے بچے کو اٹھایانہیں ہے بلکہ اس کاہاتھ پکڑکر چل رہے ہیں یاوھیل چیئرپر بیٹھاہے اورآپ وھیل چیئرکو پکڑکر چل رہے ہیں تو اب بیک وقت دونوں کی طرف سے طواف ہو جائے گا، یہی ساری تفصیل صفامروہ کے سعی میں بھی ہے۔

بچہ کاپَیمپُرسpampersمیں پیشاب کرنا

دورانِ طواف اگر بچہ پَیمپُرس (pampers)میں پیشاب کرے تو اسکاوضوٹوٹ جائے گااوراسے دوبارہ وضوکراناضروری ہو گا، اگر دوبارہ وضوکراکے طواف نہ کیاگیاتو بچہ کاکیاہوا طواف صحیح توہوجائے البتہ ایک بکرے کادم واجب ہو گا۔(البِنایۃ شرح الھدایۃ 4/356:)

پَیمپُرس میں پیشاب کئے ہوئے بچہ کو اٹھاکر طواف کرنا

اگر بچہ نے پَیمپُرس (pampers) میں پیشاب پاخانہ کیا ہو اور ولی اسے اٹھاکر اپنا ذاتی طواف کر رہا ہو اور وہ پیشاب باہر نکل کر ولی کے بدن سے نہ لگ رہا ہو تو شوافع کے اصل مسلک کے مطابق ولی کا طواف صحیح نہیں ہوگا، البتہ مَشقت کی بناء پر ولی کا کیا ہوا یہ طواف درست قَرار دیا جائے گا۔ (مجموع فتاوی ابن عثیمین "(22/367).

طواف کے بعد کی نماز

طواف کے بعد کی دو رکعت بچہ کی طرف سے ولی پڑھے گا۔

طواف کے نماز کی نیت

سنت نماز پڑھتا ہوں بچہ کی طرف سے طواف کی دو رکعت اللہ کے واسطے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد بچہ کو صفا مروہ کے درمیان سعی کرائی جائے اور پھر اسکے بعد بالوں کو صاف کرائے یا چھوٹے کرائے

تو اس کا عمرہ مکمل ہو جائے گا۔

بچہ پر احرام کی پابندیاں

غیر مُمَیز بچہ پر حالتِ احرام میں کوئی چیز ممنوع نہیں ہے، لہذا اسے احرام کے کپڑوں کے بجائے کرُتا پاجامہ یا کوئی دوسرے کپڑے، جوتے اور پیشاب پاخانہ سے بچنے کیلئے **pampers** کے ذریعہ پیکنگ کی جاسکتی ہے، اگر وہ احرام کی حالت میں ممنوعہ چیزوں کو کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اس پر کوئی فدیہ نہیں ہو گا۔ (حاشیۃ الاِیضاح:۵۴۹)

بچہ پر الوداعی طواف

غیر مُمَیز بچہ کا سفر بھی مکہ سے 81 / کلومیٹر کا ہے تو اس پر بھی بالغ شخص کے مانند الوداعی طواف واجب ہے (الاِیضاح:549)

پاگل آدمی کے حج و عمرہ کا حکم

پاگل شخص اگرچہ بڑی عمر کو پہنچ جائے اسکا حکم تمام چیزوں میں

غیر مُمَیز بچہ کی طرح ہے۔(حاشیۃ الإیضاح:550)

بچہ کا دوسرے کی جانب سے نائب بننا

مُمَیز(باشعور بچہ)کا بالغ شخص کی طرف سے سنت حج یا عمرہ میں نائب بننا جائز ہے۔(حاشیۃ الجمل:۴/۳۰)

غیر مُمَیز بچہ کے حج کا طریقہ

غیر مُمَیز بچہ کے عمرہ میں غسل، نماز، طواف اور سعی وغیرہ کے متعلق جو تفصیل گزری وہی تفصیل حج میں بھی ملحوظ رکھی جائے گی۔

حج کی نیت

میں بچہ کو اللہ کے لئے حج کے احرام میں داخل کرانے کی نیت کرتا ہوں۔(اگر حج کے پورا کرنے سے کوئی رکاوٹ پیش آئے تو اسکا احرام کھول دونگا)۔پھر تلبیہ وغیرہ پڑھے۔

ولی بچہ کو اپنے ساتھ مِنٰی، عرفات، مزدلفہ، اور ایامِ تشریق کی

راتوں میں حاضر کرے گا، اور بچہ خود جمرات کی کنکری مار سکتا ہے تو مارے ورنہ اسکی جانب سے ولی ہی مارے گا، البتہ ولی کے لئے مُستحَب ہے کہ پہلے بچہ کے ہاتھ میں کنکریاں رکھے پھر اسکے پاس سے لے کر مارے۔ (حاشیۃ الجمل: ۴/ ۱۱)

غیر ممیز کا حج کے واجبات کو چھوڑنا

اگر غیر ممیز بچہ مزدلفہ و منی میں رات گزارنا، کنکری مارنا چھوڑ دے یا الوداعی طواف چھوڑ دے تو اس کے سبب بالغ شخص کے مانند فدیہ ہو گا۔ (حاشیۃ الاِیضاح: 549)

وقوف عرفہ سے پہلے بچہ بالغ ہو جائے

بچہ اگر وقوفِ عرفہ سے پہلے یا حالتِ وقوف میں بالغ ہو جائے تو ایسی صورت میں اس کا یہ حج فرض کی ادائیگی کے لئے کافی ہو جائے گا۔ (حاشیۃ الاِیضاح: ۵۵۰)

سفر میں نماز کے احکام

1۔ قصر نماز

قصر نماز (یعنی چار رکعت والی فرض نماز میں بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھنے) کے چھ /6 شرائط ہیں:

(1) سفر کم از کم 81 / کلو میٹر کا ہو۔

(2) سفر گناہ کے کام کا نہ ہو۔

(3) کسی مقیم کی اقتداء نہ کرے لہذا قصر پڑھنے والوں کا امام بھی ایسا مسافر ہو جو قصر کرنے والا ہو۔

(4) تکبیرِ تحریمہ کے وقت قصر کی نیت کرے۔

(5) نماز کی ابتداء سے سلام پھیرنے تک سفر جاری رہے۔

(6) قصر نماز کے جائز ہونے کا علم ہو۔

(مسئلہ) مذکورہ شرائط کے بعد مسافر قصر و جمع کی نمازیں اپنے علاقہ کی

حد چھوڑنے کے فوراًبعد پڑھ سکتا ہے۔

نماز کی نیت

فرض نماز پڑھتا ہوں ظہر کے قصر کی دو رکعت امام کے پیچھے قبلہ رخ ہو کر ادا کرتا ہوں اللہ کے واسطے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**.

2۔ جمع تقدیم

تقدیم سے مراد ظہر و عصر کو ظہر کے وقت اور مغرب و عشاء کو مغرب کے وقت پڑھنا، جمع تقدیم کے چار شرائط ہیں۔

(1) دونوں نمازوں کے درمیان ترتیب کا ہونا؛ لہذا پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی اسی طرح پہلے مغرب پھر عشاء۔

(2) جمعِ تقدیم کی پہلی نماز میں دل سے نیت کرنا۔(میں عصر کی نماز ظہر کے بعد فوراًپڑھوں گا)۔نیت کا وقت پہلی نماز کی تکبیرِ تحریمہ سے سلام پھیرنے تک رہتا ہے۔

(3) دونوں نمازوں کو پے درپے فوراًادا کرنا۔(اس طور پر کہ دونوں

نمازوں کے درمیان دو ہلکی رکعتوں سے کم فاصلہ ہو، پہلی نماز کے بعد امام کی دعا مکمل ہونے کا انتظار نہ کرے بلکہ اس سے پہلے ہی اٹھ جائے)۔

(4)دوسری نماز کی تکبیرِ تحریمہ تک سفر کا باقی رہنا۔

جمع نمازوں کی نیت

فرض نماز پڑھتا ہوں ظہر کی قصر دو رکعت امام کے پیچھے قبلہ رخ ہو کر ادا کرتا ہوں اللہ کے واسطے اَللّٰہُ اَکْبَرُ.

فرض نماز پڑھتا ہوں عصر کی قصر جمع تقدیم دو رکعت امام کے پیچھے قبلہ رخ ہو کر ادا کرتا ہوں اللہ کے واسطے اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

3۔جمع تاخیر

جمع تاخیر کے دو شرط ہیں۔

(1)پہلی نماز کے وقت میں جمع تاخیر کی نیت کرنا مثلاً مغرب کا وقت شروع ہو تو یہ نیت کرے کہ میں مغرب کی نماز عشاء کے وقت میں

پڑھوں گا۔

(2)دونوں نمازوں کے مکمل ہونے تک سفر کا باقی رہنا۔

جمع تاخیر میں ترتیب

جمع تاخیر میں دونوں نمازوں کے درمیان ترتیب (یعنی پہلے مغرب پھر عشاء) ضروری نہیں ہے، اسی طرح دونوں نمازوں کو پے درپے فوراً ادا کرنا بھی ضروری نہیں ہے، بلکہ سنت ہے۔

مختلف جگہ قصر و جمع کرنے کی حد

اگر کوئی دہلی کا رہنے والا سفر کر کے تلوجہ گاؤں (نیو ممبئی) پہنچے، اور تلوجہ میں چار دن سے کم ٹھہرنے کے بعد اطراف کے علاقے جیسے پنویل، کلمبولی، کھارگر وغیرہ میں ٹھہرے، اور ہر جگہ مکمل چار دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو یہ مسافر ہر جگہ قصر و جمع کر سکتا ہے، البتہ اگر وہ کسی جگہ مکمل چار دن یا اس سے زائد ٹھہرتا ہے، تو اب وہ مقیم ہو جائے گا پھر جب وہ محَلِ اقامت سے دوبارہ 81 / کلومیٹر کا

سفر کرے گا تو اسے پھر سے قصر و جمع کی اجازت ہو گی، یہی حال اس شخص کا ہے جسے ہندوستان یا مدینہ وغیرہ سے مکہ آئے ہوئے چار دن مکمل نہ ہوئے ہوں اور حج کے اعمال مکمل کر کے چار دن کے اندر اسکا مکہ سے لوٹنے کا ارادہ ہو، تو اسے منیٰ، عرفہ، مزدلفہ اور واپسی میں قصر و جمع کی اجازت ہے، لیکن اگر اس شخص کا ایام حج کے بعد چار دن یا اس سے زائد رہنے کا ارادہ ہے تو اسے قصر و جمع کی رخصت حاصل نہیں ہو گی۔

ایک ہی جگہ زیادہ سے زیادہ قصر کی حد

اگر کوئی شخص کسی بستی یا شہر میں کسی ضرورت سے قیام کرے اور تھوڑی دیر میں کام پورا ہونے کی امید ہو اور کام سے فراغت کے بعد نکلنے کا ارادہ ہو تو اس صورت میں چار دن قصر و جمع کی اجازت ہے، اگر چار دن سے زیادہ وقت لگے تو 18 / دن قصر و جمع کی اجازت ہے (البجیرمی علی الخطیب:۲ / ۱۶۲ تحفۃ المحتاج ۱ / ۳۱۹)

ہوائی جہاز وغیرہ میں نماز کا طریقہ

سب سے پہلے جن نمازوں میں تقدیم و تاخیر کر سکتا ہو اسکی کوشش کرے، تاکہ ہوائی جہاز میں فرض نماز پڑھنے کی نوبت نہ آئے، لیکن اگر کوئی فرض نماز ہوائی جہاز میں پڑھنے کیلئے مجبور ہو جائے اور ہوائی جہاز میں وضو کرنا یا تیمّم کرنا ممکن نہ ہو تو بغیر وضو و تیمم ہی کے اپنے سیٹ پر بیٹھ کر صرف فرض نماز ادا کرے اور بعد میں اس نماز کا اعادہ کرے۔

جس شخص کا وضو ہے لیکن اس کے لئے قیام کرنا اور قبلہ کی طرف رخ کرنا ممکن نہ ہو تو وہ شخص بھی اپنی سیٹ پر بیٹھ کر فرض نماز ادا کرے اور بعد میں اس نماز کا اعادہ کرے، البتہ سفر میں سواری پر سنت نماز پڑھنے کے لئے قبلہ رخ ہونا شرط نہیں ہے۔ (کفایۃ الاخیار:۱/۹۰)

نمازِ جنازہ کا طریقہ

جنازہ کی نماز مرد و عورت دونوں پڑھ سکتے ہیں، عموماً عورتیں حرم شریف میں ہونے والی نمازِ جنازہ میں شریک نہیں ہوتیں جبکہ انکے لئے بھی اس نماز کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس نے جنازہ میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے، پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوں گے؟ فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہے۔ (بخاری:1325، مسلم:945)

نمازِ جنازہ کے ارکان

نمازِ جنازہ کے سات ارکان ہیں۔(1) تکبیرِ تحریمہ کے وقت نیت کرنا، (حرمین شریفین میں جنازہ کی نماز پڑھتے وقت ایک سے زائد

میت پر نماز پڑھنے کا قصد کرنا ضروری ہے)۔

نماز کی نیت: فرض نماز پڑھتا ہوں ان جنازوں کی امام کے پیچھے قبلہ رخ ہو کر ادا کرتا ہوں اللہ کے واسطے اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

(2) کھڑا ہونا: اگر قدرت کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھے تو جائز نہیں ہے۔

(3) چار تکبیرات کہنا۔

(4) سلام پھیرنا۔

(5) پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

(6) دوسری تکبیر کے بعد آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(مسئلہ) کم از کم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہنا بھی کافی ہے۔

(7) تیسری تکبیر کے بعد اگر کئی میت ہوں تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَاوَغَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْھُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَتِهٖ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ.

(مسئلہ) کم از کم اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ یَا اَللّٰھُمَّ ارْحَمْھُمْ کہنا بھی کافی ہے۔

اگر مرد و عورت کے ساتھ نابالغ بچے ہوں تو مزید یہ دعا بھی پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ فَرَطاً لِاَبَوَیْھِمْ وَسَلَفًا وَّذُخْرًا وَّعِظَةً وَّاعْتِبَارًا وَّ شُفَعَاءَ وَثَقِّلْ بِھِمْ مَوَازِیْنَھُمْ وَ لَاتَحْرِمْھُمْ اَجْرَھُمْ وَلَاتَفْتِنْھُمْ بَعْدَھُمْ.

چوتھی تکبیر کے بعد یہ دعاء پڑھنا سنت ہے

اَللّٰھُمَّ لاتَحۡرِمۡنَا اَجۡرَھُمۡ وَلا تَفۡتِنَّا بَعۡدَ ھُمَ وَاغۡفِرۡ لَنَا وَلَھُمۡ۔

حج وعمرہ سے متعلق دعائیں

(1)گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ،لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذي: 3426) اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔ (أبوداود:5094)

(2)سواری پر جب سوار ہو تو یہ پڑھے

سُبْحَانَ الَّذِى سَخَّرَلَنَاهٰذَا وَمَا كُنَّالَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ، اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا، اَلْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ،

وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ۔
(مسلم:1342)

پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین تین بار پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. (أبو داود:2602)

(3) جب حرم مکہ پہنچے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَأَمْنُكَ، فَحَرِّمْنِي عَلَى النَّارِ وَأَمِّنِّي مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، وَاجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَائِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ. (الأذكار للنووي:136)

اے اللہ! یہ تیرا حرم ہے اور تیری امن کی جگہ ہے، پس تو مجھ پر جہنم کی آگ حرام کر دے اور تو جس روز اپنے بندوں کو قبروں سے دوبارہ زندہ کریگا اس روز مجھے امن عطا فرما، اور مجھے اپنے دوستوں اور فرماں بردار لوگوں میں سے بنا۔

(4)جب کعبہ پر نظر پڑے تو یہ پڑھے

اللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفاً وَتَعْظِيْماً وَتَكْرِيْماً وَمَهَابَةً وَزِدْمَنْ شَرَّفَهٗ وَعَظَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِاعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفاوَّتَكْرِيْماً وَّتَعْظِيْماً وَّبِرًّا، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ، فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلامِ۔ (الشافعي في الأم: 422/3)

اے اللہ! اس مقدس گھر کے شرف وبزرگی، عظمت و ہیبت میں اضافہ فرما اور حج وعمرہ کرنے والوں میں جو اس گھر کو مُشرَّف ومعظَّم بنائے اس شخص کے بھی شرف وبزرگی، عظمت ونیکی میں اضافہ فرما، اے اللہ! تو سلام ہے اور تیری جانب سے سلامتی نصیب ہوتی ہے، اے ہمارے رب! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

(5)جب طواف شروع کرے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُمَّ إِيمَاناً بِكَ وَ تَصْدِيقاً

بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعاً لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔(الأذكار للنووي:136)

(6)جب کعبہ کے دروازے کے سامنے پہنچے

اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْبَيْتَ بَيْتُكَ، وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ، وَالْأَمْنَ أَمْنُكَ، وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ (حاشية الإيضاح:208)

اے اللہ! بیشک گھر تو تیرا ہی گھر ہے، اور حرم تو تیرا ہی حرم ہے اور سلامتی تو تیری ہی سلامتی ہے اور یہ جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی جگہ ہے۔

(7)میزاب رحمت کے پاس یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِي فِي ظِلِّكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ وَأَسْقِنِي بِكَأْسِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَاباً هَنِيْئاً لَّا أَظْمَأُ بَعْدَهُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ۔ (حاشية الإيضاح:209)

اے اللہ! مجھے اپنے سایہ میں اس روز جگہ عطا فرما جس دن آپ

کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا اور اپنے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے حوض کوثر سے ایسی خوشگوار سیرابی عطا فرما کہ جس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے، اے بزرگی و بخشش والے!

(8) رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِحَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. (احمد:15399)

(9) حج کا طواف ہو تو پہلے تین چکر میں یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجاً مَّبْرُوراً، وَذَنْباً مَّغْفُوراً وَسَعْياً مَّشْكُوراً، وَعَمَلاً مَّقْبُولاً، وَتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يا عَزِيزُ ياغَفُوْرُ. (الأذكار للنووي:136)

اے اللہ! حج کو مقبول فرما اور گناہ کو معاف فرما، کوشش کو قابل قبول بنا اور عمل کو مقبول فرما، اور تجارت کو خسارہ والی نہ بنا، اے غالب اور مغفرت کرنے والے۔

(10) عمرہ کا طواف ہو تو پہلے تین چکر میں یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا عُمْرَۃً مَّبْرُوْرَۃً، وَذَنْباً مَّغْفُوْراً وَسَعْیاً مَّشْکُوْراً، وَعَمَلاً مَّقْبُوْلاً، وَتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ یا عَزِیْزُ یا غَفُوْرُ

اے اللہ! عمرہ کو مقبول فرما اور گناہ کو معاف فرما، کوشش کو قابل قبول بنا اور عمل کو مقبول فرما، اور تجارت کو خسارہ والی نہ بنا، اے غالب اور مغفرت کرنے والے!

(11) بقیہ چار چکروں میں یہ پڑھے

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ، وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمْ، إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَکْرَمُ، اللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِي الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (الأذکار للنووي:136)

اے میرے رب! تو مجھے بخش دے اور رحم فرما اور جن گناہوں کو تو جانتا ہے ان پر در گذر فرما، تو ہی سب پر غالب اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں ہر قسم کی

بھلائی اورآخرت میں ہر قسم کی بھلائی عطافرمااور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(12)طواف کی دورکعت کے بعد یہ پڑھے

اللّٰهُمَّ أَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ أَتَيْتُكَ بِذُنُوْبٍ كَثِيرَةٍ وَأَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاغْفِرْ لِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (الأذكار للنووي:137)

اے اللہ! میں تیرا بندہ اور تیرے بندہ کا بیٹاہوں، میں تیرے پاس بہت سارے گناہ اور برُے اعمال لیکر حاضر ہوا ہوں اور یہ جہنم سے پناہ مانگنے والے کی جگہ ہے، تو میری مغفرت فرما، بیشک تو ہی مغفرت اور رحم کرنے والا ہے۔

(13)زمزم کا پانی پیتے وقت یہ پڑھے

اللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ.(سنن الدار قطني:2738)

اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، کُشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

پھر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ إِنَّہٗ بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ سَلَمَ قَالَ: " مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ " اَللّٰھُمَّ وَإِنِّيْ اَشْرَبُہٗ لِتَغْفِرَ لِيْ فَاغْفِرْلِي اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَشْرَبُہٗ مُسْتَشْفِیاً بِہٖ فَاشْفِنِي. (الأذکار: 142) ترجمہ: اے اللہ! رسول اللہ ﷺ سے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زمزم کا پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے وہ پورا ہو گا، اے اللہ! میں اپنی مغفرت کے لیے پی رہا ہوں تو میری مغفرت فرما، اے اللہ! میں فلاں بیماری سے شفا کیلئے پی رہا ہوں، تو مجھے اس سے شفا عطا فرما۔(اپنی جو بیماری ہے اسکا نام لے).

(14) صفا و مروہ پہاڑی پر چڑھنے کے بعد

اَللہُ اَکْبَرُ، اَللہُ اَکْبَرُ، اَللہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ، اَللہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَاھَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا أَوْلَانَا، لَا إِلٰہَ إِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ

لاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيرُ وَهُوَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، أَنْجزَ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاحْزَابَ وَحْدَهٗ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَانَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ.

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لاتُخْلِفُ الْمِيْعادَ، وَإِنِّي أَسْئَلُكَ كَما هَدَيْتَنِي إِلَى الْإِسْلَامِ أَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّي حَتّٰى تَتَوَفَّانِي وَ أَنَا مُسْلِمٌ۔(الاذکار:138)

(15)عرفہ کی طرف روانہ ہوتے وقت

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ، وَإِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَرَدْتُّ، فَاجْعَلْ ذَنْبِي مَغْفُوْرًا، وَّحَجِّي مَبْرُوْرًا، وَارْحَمْنِي وَلاتُخَيِّبْنِي، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ۔(الاذکار:139)

اے اللہ! میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تیری رضا کا ارادہ کیا تو میرے گناہ معاف فرما اور میرا حج مقبول بنا اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے

ناکام ونامراد نہ فرما، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(16) عرفہ کے دن یہ پڑھے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (ترمذي:3585)

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي نَقُولُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُولُ، اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَآبِي وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ۔ (ترمذي:3520)

(17) عرفہ سے مزدلفہ روانہ ہوتے وقت

اَللّٰهُمَّ كَمَا أَوْقَفْتَنَا فِيْهِ وَأَرَيْتَنَا إِيَّاهُ فَوَفِّقْنَا لِذِكْرِكَ كَمَاهَدَيْتَنَا، وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا كَمَا وَعَدْتَّنَا بِقَوْلِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ

الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (3 مرتبہ پڑھے) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ (الاذکار:140)

(18) الوداعی طواف کے بعد یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ، وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ، حَمَلْتَنِيْ عَلٰى مَاسَخَّرْتَ لِيْ مِنْ خَلْقِكَ حَتّٰى صَيَّرْتَنِيْ فِيْ بِلَادِكَ وَبَلَّغْتَنِيْ بِنِعْمَتِكَ حَتّٰى أَعَنْتَنِيْ عَلٰى قَضَاءِ مَنَاسِكِكَ فَإِنْ كُنْتَ رَضِيْتَ عَنِّيْ فَازْدَدْ عَنِّيْ رِضًا، وَإِلَّا فَمُنَّ الْآنَ قَبْلَ أَنْ تَنْأٰى عَنْ بَيْتِكَ دَارِيْ وَيَبْعُدَ عَنْهُ مَزَارِيْ، هٰذَا أَوَانُ انْصِرَافِيْ اِنْ اَذِنْتَ لِي غَيْرَ مُسْتَبْدِلٍ بِكَ وَلَا بِبَيْتِكَ وَلَا رَاغِبٍ عَنْكَ وَلَا عَنْ بَيتِكَ، اَللّٰهُمَّ فَأَصْحِبْنِى الْعَافِيَةَ فِيْ بَدَنِيْ، وَالْعِصْمَةَ فِي دِيْنِيْ وَأَحْسِنْ مُنْقَلَبِيْ، وَارْزُقْنِيَ الْعَمَلَ

بِطَاعَتِكَ مَاأَبْقَيْتَنِيْ، وَاجْمَعْ لِيْ خَيْرَي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اِنَّكَ قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ .(البيهقي في الكبرى: 9767 ونسب البيهقي هذا الدعاء للشافعي)

اے اللہ! یہ تیرا گھر اور یہ تیرا بندہ ہے، اور تیرے بندی کا بیٹا ہے، تونے اپنی نعمت سے مختلف وسائل کے ذریعہ مجھے یہاں پہنچاکر حج اور عمرہ پورا کرنے کی توفیق دی، اگر تو مجھ سے راضی ہے تو رضامندی کو اور بڑھا، ورنہ تیرے گھر سے دور ہونے سے پہلے پہلے تو مجھ سے راضی ہوجا، تیرے حکم سے یہ میری روانگی کی گھڑی ہے، نہ تجھ سے اعراض کرتے ہوئے اور نہ تیرے گھر سے اعراض کرتے ہوئے، اے اللہ! مجھے بدن میں عافیت اور دینی عظمت عطا فرما، میرا لوٹنا بہتر بنا اور جب تک زندہ رہوں تیری اطاعت نصیب فرما، اور میرے لئے دونوں جہاں کی خیر و بھلائی جمع فرما، یقیناً تو ہر خیر پر قادر ہے۔

مدینہ منوّرہ کے اذکار

(19) حضور ﷺ پر سلام

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يانَبِيَّ اللهِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ ياخِيْرَةَاللهِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ ياخِيْرَةَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. جَزَاكَ اللهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ عَنَّا اَفْضَلَ مَاجَزٰى نَبِيًّا وَّرَسُوْلاً عَنْ اُمَّتِهٖ. أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لاشَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ. وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ. وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ. وَجَاهَدْتَّ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ۔ (الفقه المنهجي: 429/1)

(20) دوسرے کی طرف سے آپ ﷺ پر سلام

السَّلامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

اے اللہ کے رسول! آپ پر فلاں شخص کی طرف سے سلام۔

(الأذکار:143)

اور بہت سے لوگوں نے کہا ہو، اور نام یاد نہ ہو تو اس طرح کہے:

السَّلامُ عَلَيْكَ يارَسُوْلَ اللهِ مِنْ جَمِيْعِ مَنْ أَوْصَانِيْ بِالسَّلاَمِ عَلَيْكَ.

اے اللہ کے رسول! آپ پر ان تمام حضرات کی طرف سے سلام ہو جنہوں نے مجھے آپ پر سلام پیش کرنے کو کہا ہے۔

(21)حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر سلام

السَّلامُ عَلَيْكَ يَا أَبَابَكْرٍ صَفِيّ رَسُوْلِ اللهِ ، وَ ثَانِيْهِ فِي الْغَارِ جَزَاكَ اللهُ عَنْ أُمَّةِ رَسُوْلِ اللهِ خَيرًا. (الإيضاح :453) اے ابو بکر! آپ پر سلام ہو، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلص دوست اور غار میں دو آدمیوں میں ایک آپ تھے، اللہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

(22)حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَاعُمَرُ الَّذِى أَعَزَّ اللهُ بِهِ الْإِسْلَامَ جَزَاكَ اللهُ عَنْ أُمَّةِ نَبِيِّهِ خَيْرًا. (الإيضاح:453)

اے عمر! آپ پر سلام ہو، جن کے ذریعہ اللہ نے اسلام کو عزت بخشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف سے آپ کو اللہ بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

(23)جنت البقیع میں یہ سلام کرے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ، غَدًا مُؤَجَّلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ". ".(مسلم:974) تمہارے اوپر سلام ہو اے مومنوں کے گھر والو تمہارے ساتھ کیا گیا وعدہ آچکا جو کل پاؤ گے یا ایک مدت کے بعد اور ہم اگر اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں اور اللہ بقیع الغرقد والوں کی مغفرت فرما۔

(24)گھر لوٹتے وقت یہ دعاء پڑھے

اللّٰھُمَّ لاتَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیسِّرْلِیَ الْعَوْدَ اِلِی الْحَرَمَیْنِ سَبِیْلاً سَھْلاً وَارْزُقْنِیَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیا وَالْاٰخِرَةِ، وَرُدَّنَا اِلیٰ اَھْلِنَا سَالِمِیْنَ غَانِمِینَ. (الإیضاح:462)

اے اللہ ! اِسے رسول اللہ کے حرم کی آخری ملاقات نہ بنا، اور میرے لئے حرمین شریفین میں دوبارہ آنا آسان فرما،اور مجھے دنیا وآخرت میں مُعافی اورعافیت عطا فرما اور ہمیں اپنے گھر والوں کے پاس سلامتی اور فائدے کے ساتھ لوٹا۔

حج کے اعمال کی تفصیل ایک نظر میں

8/ذوالحجہ

مکہ سے حج کا احرام باندھنے کے لئے غسل کرکے دو رکعت احرام کی ادا کرے اور حج کی نیت کرے اور 8/ذو الحجہ کی ظہر سے 9/ذوالحجہ کی فجر تک پانچ نمازیں مِنی میں ادا کرے۔

9/ذوالحجہ

سورج نکلنے کے بعد میدان عرفات حاضر ہوں، اور اگر شرعی مسافر ہے تو ظہر اور عصر کی نماز قصر و جمع تقدیم کے ساتھ پڑھے، ورنہ دونوں نمازوں کو اپنے اپنے وقت میں مکمل ادا کریں، البتہ اگر تکلیف اور دشواری ہو تو مقیم کیلئے بھی جمع تقدیم کی گنجائش ہے۔

مُزدَلِفہ (9/ اور 10/ کی درمیانی رات)

9/ذوالحجہ کا سورج غروب ہونے کے بعد عرفہ سے مزدلفہ کی

طرف روانہ ہوں اگر شرعی مسافر ہو تو مغرب کی مکمل اور عشاء کی دو رکعت مزدلفہ پہونچ کر جمع تاخیر سے پڑھیں، اگر دشواری ہو تو مقیم بھی جمع تاخیر کر سکتا ہے، یہ رات مزدلفہ میں بسر کریں۔

10/ ذوالحجہ

اولِ وقت فجر کی نماز ادا کرکے اُجالا پھیلنے کے بعد سورج کے طلوع ہونے سے پہلے ہی منیٰ کی طرف روانہ ہوں، منیٰ پہنچتے ہی آخری جمُرہ کی رمی کریں، پھر دم تمتع کو ذبح کریں پھر سر کے بال صاف کریں یا باریک کریں اس کے بعد مکہ مکرمہ جاکر طواف زیارت اور سعی کریں اور منیٰ واپس لوٹ جائیں۔

11/12/13/

10/ تاریخ کو مکہ سے لوٹنے کے بعد 11/ 12/ 13/ تاریخ کی راتوں کا اکثر حصہ منیٰ میں گزاریں اوران تین دنوں میں تین جمروں کو زوال کے بعد کنکریاں ماریں، 13/ تاریخ کی رات گزارنا

اور کنکریاں مارنا اس شخص پر ضروری ہے جو 12/ تاریخ کے غروب تک منی میں رُکا ہو پھر جب بھی اپنے وطن لوٹنا ہو تو الوداعی طواف کر کے لوٹ جائیں۔

* * *

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

* * *

مراجع

☆ صحیح البخاری ☆ صحیح مسلم ☆ سنن ابی داؤد
☆ جامع الترمذی ☆ سنن النسائی ☆ سنن ابن ماجہ
☆ مؤطامالک ☆ مستدرک للحاکم ☆ صحیح ابن حبان
☆ المجموع شرح المہذب ☆ مصنف ابن ابی شیبہ ☆ مغنی المحتاج
☆ روضۃ الطالبین ☆ حاشیۃ الایضاح ☆ حاشیۃ الجمل
☆ الفقہ المنہجی ☆ حواشی الشروانی والعبادی
☆ الفقہ الاسلامی وادلتہ ☆ تہذیب التہذیب ☆ تحفۃ الباری
☆ الفتاوی الکبریٰ ☆ تحفۃ المحتاج ☆ نھایۃ المحتاج
☆ قلائد الخرائد ☆ فتاوی الرملی ☆ البیان
☆ فتح الباری ☆ عمدۃ المفتی والمستفتی ☆ الحاوی الکبیر
☆ کتاب الفتاوی لخالد سیف اللہ ☆ اسني المطالب ☆ الاذکار للنووی
☆ کنز الراغبین ☆ تہذیب الکمال ☆ فتاوی ابن باز والعثیمین
☆ عمدۃ السالک ☆ فیض الالہ المالک ☆ البنایۃ شرح الہدایۃ